الكَافِيَة

نوٹس

ششماہی ثانی

نعت + تابع کا بیان

1 تابع کی تعریف کریں؟

ج کُلُّ ثَانٍ بِإِعْرَابِ سَابِقِهِ مِنْ جِهَةٍ وَاحِدَةٍ

جب مصنف علیہ الرحمۃ نے کُلُّ ثَانٍ کہا تو اس میں مبتدا کی خبر ما و لا کی خبر، افعال ناقصہ کی خبر حروف مشبہ بالفعل کی خبر مفعول ثانی وغیرہ سب شامل تھے یہ بمنزلہ جنس کے ہے

پھر جب بِإِعْرَابِ سَابِقِهِ کہا تو سوائے مبتدا کی خبر اور مفعول ثانی کے سب نکل گئے یہ فصل اول ہے

پھر جب مِنْ جِهَةٍ وَاحِدَةٍ کہا تو یہ بھی نکل گئے اور صرف تابع بچ گیا۔

2 نعت کی تعریف بیان کریں؟

ج تَابِعٌ يَدُلُّ عَلَى مَعْنًى فِي مَتْبُوعِهِ مُطْلَقًا

یعنی جو اسے معنی پر جو متبوع میں پائے جائے مطلقاً دلالت کرے اسے نعت کہتے ہیں

اسے بصریوں کی اصطلاح میں صفت یا وصف جبکہ کوفیوں کی اصطلاح میں نعت کہتے ہیں۔

س نعت کا کیا فائدہ ہے یا نعت کس غرض سے لائی جاتی ہے

ج نعت تخصیص کا فائدہ دیتی ہے اگر موصوف / منعوت نکرہ ہو مثلاً جاءنی رجل صالح

نعت توضیح کا فائدہ دیتی ہے اگر منعوت معرفہ ہو مثلاً جاءنی زید عالم

کبھی کبھی نعت کو صرف ثناء کے لیے یا مدح کے لیے لایا جاتا ہے مثلاً بسم اللہ الرحمن الرحیم

کبھی کبھی صرف مذمت بیان کرنے کیلئے لایا جاتا ہے مثلاً أعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

کبھی کبھی صفت کو تاکید کیلئے لایا جاتا ہے مثلاً نفخۃ واحدۃ

س: کیا صفت کا مشتق ہونا ضروری ہے اختلاف مع جواب تحریر فرمائیں؟

ج: اکثر نحات کے نزدیک صفت کا مشتق ہونا ضروری ہے جبکہ صاحب کافیہ کے نزدیک صفت چاہے مشتق ہو یا جامد کوئی فرق نہیں مگر اس میں شرط ہے کہ صفت کو ایسے معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو جو اس کے مشتق میں پائے جاتے ہوں خواہ عموماً ہوں یا خصوصاً
مثال تمیمی ذومال غیر مشتق مگر صفت کے معنی میں عموماً استعمال ہوتے ہیں لہذا یہ صفت بن گئے جبکہ أی اور ھذا (مررت برجل أی رجل) (مررت بھذا الرجل) (مررت بزید ھذا) خصوصاً صفت کے معنی میں مستعمل ہیں۔

(د) کیا نکرہ کی صفت جملہ بن سکتی ہے مثال دے کر واضح کریں؟

ج: نکرہ کی صفت جملہ خبریہ ہو سکتی ہے خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ

اسمیہ کی مثال مررت برجل أبوہ عالم
فعلیہ کی مثال مررت برجل قام ابوہ
جب صفت جملہ خبریہ ہو تو ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو موصوف کی طرف لوٹے

س لتوصف بحال الموصوف سے مصنف علیہ الرحمۃ کیا بیان فرمارہے ہیں

ج یہاں سے مصنف صفت کی اقسام بیان فرمارہے ہیں
صفت کی دو قسمیں ہیں
(۱) صفت بحال موصوف
(۲) صفت بحال متعلق موصوف

صفت بحال موصوف

وہ صفت ہے جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف میں ہوں مثلاً جاءنی رجل عالم

صفت بحال متعلق موصوف

وہ صفت جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف کے متعلق میں ہوں مثلاً مررت برجل حسن غلامہ

س کون کونسی صفت کن کن چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوگی

ج صفت بحال موصوف دس چیزوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے

(۱) رفع (۴) تعریف (۷) تثنیہ (۱۰) تانیث
(۲) نصب (۵) تنکیر (۸) جمع
(۳) جر (۶) افراد (۹) تذکیر

جن میں سے بیک وقت چار چیزوں میں موافق ہونا ضروری ہے
مثلاً

جاءنی رجلٌ عالمٌ

مذکر مذکر
مرفوع مرفوع
مفرد مفرد
نکرہ نکرہ

صفت بحال متعلق موصوف پہلی پانچ چیزوں میں موصوف کے موافق ہو گی

(۱) رفع (۴) تعریف
(۲) نصب (۵) تنکیر
(۳) جر

جن میں بیک وقت دو کے اندر موافقت ضروری ہے
مثلاً ربنا اخرجنا من هذه القریۃ الظالم اهلها
بقیہ پانچ میں فعل کی طرح ہے۔

س قام رجل قاعد غلمانہ والی مثال درست ہے جبکہ قاعدون غلمانہ والی درست نہیں کیوں؟

ج صفت بحال متعلق موصوف پانچ میں موافق ہوتی ہے جبکہ بقیہ پانچ (۱) واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع (۴) تذکیر (۵) تانیث میں اس کا حکم وہی ہے جو فعل کا ہے یعنی اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہی لایا جاتا ہے
چونکہ پہلے والی مثال میں قاعد واحد کے کر آئیں ہیں تو یہ درست ہے جبکہ دوسری میں چونکہ جمع ہے لہذا مثال درست نہیں اور قعود غلمانہ والی مثال میں قعود جمع مکسر ہے جو کہ واحد کے حکم میں ہوتی ہے

س: الضمیر لا یوصف ولا یوصف بہ سے مصنف علیہ الرحمۃ کیا فرما رہیں ہیں؟

ج: یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ ایک ضابطہ بیان فرما رہیں ہیں کہ ضمیر نہ صفت بنتی ہے نہ موصوف بہرحال ضمیر موصوف اس وجہ سے نہیں بن سکتی کہ صفت سے موصوف کی توضیح مقصود ہوتی ہے معرفہ میں اور ضمیر سب سے اعرف ہوتی ہے اور اس کی وضاحت تحصیل حاصل ہے جو کہ محال ہے

اور ضمیر صفت اس وجہ سے نہیں بن سکتی کہ موصوف صفت سے اعرف یا مساوی ہوتا ہے اور ضمیر سے اعرف کوئی شے نہیں ★

دوسرا ضابطہ
اَلْمَوْصُوْفُ اَخَصُّ اَوْ مُسَاوٍ

اسی ضابطہ کے تحت معرف بلام کی صفت لانا سوائے معرف بلام یا اس مضاف سے جو معرف بلام کی طرف مضاف ہو سے درست نہیں

مثلاً
جاء نی الرجل العالم
موصوف صفت
معرف بلام

جاء نی الرجل صاحب الفرس
موصوف صفت مضاف الی المعرف بلام

س: انما الشرم وفق باب هذا ...... الخ
بیان سے مصنف علیہ الرحمۃ ایک اعتراض کا جواب
ارشاد فرما رہے ہیں آپ وہ اعتراض مع
جواب تحریر کریں؟

اعتراض :- مذکورہ بالا قاعدہ کے مطابق
اسم اشارہ کی صفت اسم اشارہ، موصول، المعرف
باللام وغیرہ سے کے ذریعے لانا درست ہے مگر صرف
معرف باللام سے ہی صفت لاتے ہیں ہذا مذکورہ
بالا قاعدہ نہ پایا گیا

جواب :- صفت لانے سے غرض توضیح یا تخصیص
ہوتی ہے چونکہ اسمائے موصولہ مبہم ہیں ہوتے مگر صلہ
سے مل کر معرف بالاضافت میں مضاف تو خود مضاف
الیہ کا محتاج ہوتا ہے اسی لیے صرف معرف باللام سے
ہی صفت لانا درست ہے رہا اسم اشارہ کے ذریعے
اسمائے اشارہ کی صفت لانا تو یہ بھی کارگر نہیں
کہ صفت کا فائدہ نہ ملا کہ اسمائے اشارہ میں تو خود
ابہام ہوتا ہے یہ دوسرے کے ابہام کو کیا دور کرے
گا
ضروری ہے
معرف باللام سے صفت لانا اسے الف لام کے ذریعے
جو ایک جنس کے ساتھ خاص ہو کیونکہ صفت کا فائدہ
ابہام کو دور کرنا ہے اور ابہام اسی وقت دور ہوگا جب
صفت اسے معرف باللام سے ہو جو ایک جنس کیساتھ خاص
ہو اسی وجہ سے یہ مثال ضعیف ہے مررت بھذا الابیض
اور اچھی ہے یہ مثال مررت بھذا العالم

عطف کا بیان

س: عطف بیان کی تعریف لکھیں؟

ج: تَابِعٌ مَقْصُوْدٌ بِالنِّسْبَةِ مَعَ مَتْبُوْعِهٖ وَيَتَوَسَّطُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَتْبُوْعِهٖ أَحَدُ الْحُرُوْفِ الْعَشَرَةِ مثل قام زیدٌ وعمرٌو

ترجمہ:-
عطف بیان ایسا تابع ہے جو اپنے متبوع کے ساتھ مقصود بالنسبۃ ہوتا ہے اور اس کے اور متبوع کے درمیان دس حروفِ عطف میں سے کوئی ایک آتا ہے
مثال قام زیدٌ و عمرو

س2: ضمیرِ مرفوع متصل پر عطف کس طرح ہوگا؟

ج: مرفوع متصل پر عطف کیلئے پہلے اس کی منفصل سے تاکید لگانا ضروری ہے جیسے ضربتُ أنا وزیدٌ
مگر جب دونوں کے درمیان فصل واقع ہو مثلاً ضربتَ الیومَ وزیدٌ

س3: ضمیر مجرور پر عطف کیلئے کیا کرنا ضروری ہے؟

ج: ضمیر مجرور پر جب عطف کیا جائے تو خافض کا اعادہ کیا جائے گا مثلاً مررت بك وبزید

س4: معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے ما زید بقائمٍ أو قائمًا ولا ذاهبٌ عمرو سے مصنف علیہ الرحمۃ کیا بتانا چاہتے ہیں؟

ج: معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا
مثال کما زیدٌ بقائمٍ او قائماً ولا ذاھب عمرو میں
ذاھب پر صرف رفع جائز ہے کہ یہ عمرو مبتدا کی
خبر ہے۔
اگر فتحہ یا کسرہ پڑھتے ہوئے قائماً یا بقائمٍ پر عطف
کیا جائے تو مذکورہ قاعدہ ٹوٹ جائے گا
وہ اسطرح کہ معطوف علیہ بقائمٍ / قائماً میں ایک
ضمیر ہے جو زید کی طرف لوٹ رہی ہے۔ جبکہ معطوف
ذاھب میں کوئی ضمیر نہیں ★

س: وانما جاز الذی یطیر فیغضب زید الذباب
یہ عبارت ایک سوال مقدر کا جواب ہے آپ سوال
مع جواب تحریر کریں؟

سوال:
آپ کا یہ قاعدہ اس مثال سے ٹوٹ
رہا ہے کہ اس میں یطیر الذی کا صلہ ہے اور اس
میں ضمیر ہے مگر معطوف علیہ یغضب زیدٌ میں کوئی
ضمیر نہیں تو اس مثال کو بھی ناجائز ہونا چاہیے تھا
حالانکہ یہ جائز ہے ★

جواب:
یہ مثال اس وجہ سے جائز ہے کہ اس
میں فاء سببیہ ہے یعنی ما قبل ما بعد کیلئے
سبب ہے

ش ع دو مختلف عاملوں کے معمولوں پر عطف کرنا کیسا

ج. دو مختلف عاملوں کے سبب مختلف معمولوں پر عطف کرنا ناجائز ہے مگر ایک صورت میں جائز ہے

(۱) فی الدار زیدٌ والحجرۃ عمروٌ
اس مثال میں دار کا عطف حجرۃ پر کیا گیا ہے جس کا عامل فی ہے اور زید کا عطف عمرو پر کیا گیا ہے جس کا عامل ابتداء ہے *
یہ مثال اس وجہ سے درست ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ میں مجرور کو مرفوع پر مقدم کیا گیا ہے

امام ~~نحو~~ فراء کے نزدیک مطلق عطف جائز

امام سیبویہ کے نزدیک مطلقاً ناجائز *

تاکید کا بیان

(1) تاکید کی تعریف بیان کریں؟

ج تَابِعٌ يُقَرِّرُ أَمْرَ الْمَتْبُوعِ فِي النِّسْبَةِ أَوِ الشُّمُولِ

یعنی تاکید ایسا تابع ہے جو متبوع کے امر کو پختہ کر دیتا ہے نسبت میں یا شمولیت میں
جیسے ضرب زید زید / جاء القوم کلھم

سؤ تاکید کی کتنی قسمیں ہیں بیان کریں؟

ج تاکید کی دو قسمیں ہیں
(1) لفظی
(2) معنوی

لفظی :-
پہلے لفظ کے تکرار سے حاصل ہوتی ہے
جیسے ضرب زید زید
یہ تمام الفاظ میں جاری ہوتی ہے

معنوی :-
یہ چند الفاظ سے حاصل ہوتی ہے
وہ یہ ہیں
نفس عین
کلا کلتا
کلہ ، أجمع ، أکتع ، أبتع ، أبصع
پہلے دو یعنی نفسہ عینہ عام ہیں صیغوں اور تحدید کے

بدلنے کے ساتھ تو کہیں گا نفسہ نفسھما ، أنفسھما ، أنفسھم ، أنفسھن

اور دوسرا یعنی کلاھما تثنیہ کے لیے آتا ہے جیسے کلاھما کلتاھما

اور بقیہ تثنیہ کے علاوہ کیلئے آتے ہیں ضمیر کے بدلنے کے ساتھ کل میں جیسے کلہ کلھا ، کلھم ، کلھن اور بقیہ میں صیغوں کے بدلنے کے ساتھ ، جیسے أجمع جمعاء ، اجمعون جمع ★

س: ولا یؤکد بـ کل و أجمع الا ذو أجزاء یصح افتراقھا .... ألخ یہاں سے مصنف علیہ الرحمۃ کیا کہنا چاہ رہیں ہیں ؟

ج: کل ، اور أجمع کے ذریعے صرف ذوا جزاء کی تاکید لائی جائے گی یعنی جسے حسا یا حکما جدا کرنا ممکن ہو جیسے اکرمت القوم کلھم اس میں القوم کو حسا جدا کرنا ممکن ہے اشتریت العبد کلہ اس مثال میں عبد کو حکما جدا کرنا ممکن ہے نہ کہ حسا اسی وجہ سے یہ مثال نا جائز ہے جاء زید کلہ ★

فرابطہ ود

جب ضمیر مرفوع متصل کی نفس اور عین کے ذریعے تاکید لگائی جائے تو تاکید لگانا منفصل سے ضروری ہے جیسے ضربت أنت نفسك (أکتع اور اس کے اخوات أجمع کے بغیر نہیں آتے نہ ہی مقدم ہوتے ہیں)

بدل کا بیان

س: بدل کی تعریف اقسام اور اقسام کی تعریف لکھیں؟

ج: تابع مقصود بما نسب الی المتبوع دونہ

بدل میں تابع مقصود ہوتا ہے متبوع کی جانب نسبت کی وجہ سے نہ کہ متبوع

اقسام:

(1) بدل کل
(2) بدل بعض
(3) بدل اشتمال
(4) بدل غلط

بدل کل:

مَدۡلُوۡلُہٗ مَدۡلُوۡلُ الۡاَوَّلِ
جیسے جاءَ زیدٌ اخاکَ

اس میں اخاک کا مدلول اور زید کا مدلول ایک ہے

بدل بعض:

بدل کا مدلول مبدل منہ کے مدلول کا جزء ہوتا ہے جیسے ضربت زیدا راسہ

بدل اشتمال:

نہ جزء ہو نہ کل بلکہ بدل مبدل منہ کا متعلق ہو جیسے اعجبنی زید علمہ

بدل غلط :۔

اَن تقصد الیہ بعد ان غلطت

کہ تو اس کا ارادہ کرے مفید کے ساتھ غلطی کرنے
بغیرہ
کے بعد جیسے جاء زید عمر

ش بدل اور مبدل منہ کیا ہوتے معرفہ / یا نکرہ ، ظاھر
ضمیر وغیرہ ؟

ج (1) بدل اور مبدل منہ دونوں معرفہ ہوتے ہیں
اکرمت زیدًا اخاك

(2) دونوں نکرہ :۔
جاء رجل غلام لك

(3) بدل معرفہ مبدل منہ نکرہ :۔
جاء رجل غلام زید
نکرہ معرفہ

(4) بدل نکرہ مبدل منہ معرفہ
اس صورت میں بدل کی صفت لانا ضروری ہے
جیسے بالنا صیۃ نا صیۃ کاذبۃ
مبدل منہ معرفہ بدل نکرہ صفت

(1) دونوں اسم ظاھر ہونگے
اکرمت زیدًا اباك

(2) دونوں ضمیر ہونگے
زید ... اباہ
لقیتہ

(3) بدل ظاہر مبدل منہ ضمیر
زَیدٌ اَکْرَمْتُہٗ اَخَاکَ
مبدل منہ مبدل

(4) مبدل منہ ظاہر بدل ضمیر
اَخُوْکَ اَکْرَمْتُ زَیْدًا اَبَاہُ
مبدل منہ بدل

نوٹ :-
بدل ظاہر ہو اور مبدل منہ ضمیر ہو یہ جائز نہیں
بدل کل میں سوائے غائب میں کہ اس میں یہ جائز
ہے
جیسے ضربتہٗ زیدًا
مَرَّ بِیْ بَکْرٌ ، مَرَرْتُ بِکَ زَیْدًا یہ مثالیں
درست نہیں

عطف بیان

عطف بیان کی تعریف مع مثال بیان کریں؟

ج عطف بیان کی تعریف:

تابع غیر صفة یوضح متبوعه

عطف بیان صفت کے علاوہ ہوتا ہے اور اپنے متبوع کی وضاحت کرتا ہے مثال:

أقسم باللہ أبو حفص عمر

مبین — عطف بیان

س عطف بیان اور بدل میں فرق بیان کریں؟

معنوی فرق:

عطف بیان مبین میں متبوع یعنی مبین مقصود بالنسبۃ ہوتا ہے جبکہ بدل مبدل منہ میں تابع یعنی بدل مقصود بالنسبۃ ہوتا ہے

مثال: جاء زید أخوک

مثال: أقسم باللہ أبو حفص عمر (مقصود بالنسبۃ) (مقصود بالنسبۃ)

لفظی فرق:

أنا ابن التارك البکری بشرا

اس مثال میں عطف بیان مبین والی ترکیب درست ہے جبکہ بدل مبدل منہ والی ترکیب درست نہیں

وہ اس طرح کہ بدل تکرار عامل کے حکم میں ہوتا ہے یعنی اگر بدل والی ترکیب کریں تو ~~جائز نہیں~~ بشر سے پہلے التارك

12-12-2018

لہٰذا ان پڑھنا جو نہ جائز ہیں، وہ اس وجہ میں نہ
دھر یہ مثال الفاربِ زید والی ترکیب کی طرح ہوگی

مبنی کا بیان

س۱: مبنی کی تعریف بیان کریں

ج: جو مبنی الاصل کے مشابہ ہو مبنی الاصل تین چیزیں ہیں
(۱) فعل ماضی
(۲) امر حاضر معروف
(3) تمام حروف
اور مبنی کی دوسری قسم یہ ہے کہ جو اپنے غیر کے ساتھ مرکب نہ ہو
جیسے زید، عمرو، الف، باء وغیرہ

س۲: مبنی کے القاب اور مبنی کا حکم بیان کریں؟

ج: اسم مبنی کے القاب ضم، فتح، کسر، اور وقف ہیں

حکم

اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا آخر عوامل کے بدلنے سے
نہیں بدلتا
مثال

جاء ھولاء، مررت بھولاء،
مررت بھولاء

مبنی کا بیان

س: اسم مبنی کی کتنی قسمیں ہیں

ج: اسم مبنی کی آٹھ قسمیں ہیں
(1) مضمرات (5) اسمائے کنایہ
(2) اسمائے اشارہ (6) اسمائے افعال
(3) اسمائے موصولہ (7) اصوات
(4) مرکبات (8) بعض ظروف

س: ضمیر کی تعریف بیان کریں

ج: **ضمیر کی تعریف:**
ضمیر وہ اسم مبنی ہے جو متکلم، مخاطب یا اسے غائب پر دلالت کرنے کیلئے وضع کیا گیا ہو جس کا ذکر لفظاً یا معنیً یا حکماً ہو چکا ہو
جیسے أنا، أنتَ، ھو وغیرہ

س: لفظاً، معنیً اور حکماً مذکور ہونے سے کیا مراد ہے

ج: لفظاً مذکور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ غائب جس کی طرف ضمیر لوٹ رہی ہے لفظوں میں مذکور ہو خواہ حقیقۃً ماقبل میں اس کا ذکر گزر چکا ہو
جیسے ضرب زید غلامہ
یا تقدیراً ماقبل میں ذکر ہو چکا ہو جیسے ضرب غلامہ زیدٌ

معنیً مذکور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ غائب ماقبل میں لفظوں میں مذکور نہ ہو بلکہ معنی کے اعتبار سے مذکور ہو یعنی

ضمیر کا بیان

وہ ماقبل پہ کسی لفظاً یا حکماً کے سیاق (مضمون) سے سمجھا جا دیا ہو مثلاً

اعدلوا ھو اقرب للتقوی

حکماً مذکور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ضمیر کا مرجع لفظاً یا معنیً ماقبل میں مذکور نہ ہو بلکہ متکلم کے ذہن میں موجود ہو جیسے قل ھو اللہ احد

س: ضمیر کی کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کی تعریف مع مثال بیان کریں

ج: ضمیر کی دو قسمیں ہیں
(1) ضمیر متصل
(2) ضمیر منفصل

ضمیر متصل:

وہ ضمیر ہے جو خود مستقل نہ ہو جیسے ضربت میں (ت) ضمیر

ضمیر منفصل:

وہ ضمیر ہے جو خود مستقل ہو جیسے ھو، انت، انا وغیرہ

اعراب کی انواع کے اعتبار سے ضمیر کی تین قسمیں ہیں
(1) مرفوع (2) منصوب (3) مجرور
ضمیر متصل تینوں ہوتی ہیں جبکہ منفصل صرف مرفوع اور منصوب ہوتی ہے لہذا کل پانچ قسمیں بنی

(۱) مرفوع متصل ضَرَبْتُ ضَرَبْتُمَا سے ضَرَبْنَ ضَرَبْنَا
(۲) مرفوع منفصل اَنَا سے هُنَّ
(۳) منصوب متصل ضَرَبَنِی سے ضَرَبَهُنَّ تک اور اِنَّنِی سے اِنَّهُنَّ تک
(۴) منصوب منفصل اِیَّایَ سے اِیَّاهُنَّ تک
(۵) مجرور متصل غلامی اور لی سے غلامهنّ اور لهنّ

س۲ ضمیر کب مستتر اور کس کس میں ہوتی ہے۔

ج ضمیر مرفوع متصل ماضی کے دو صیغوں میں مضارع کے پانچ صیغوں میں اور صفت میں مطلقاً پوشیدہ ہوتی ہے

ضمیر مرفوع متصل ماضی میں
(۱) غائب ضرب (۲) غائبہ ضربت (3)
مضارع میں
(۱) غائب یضرب (۲) تضرب غائبہ (3) مخاطب تضرب
(۴) واحد متکلم اضرب (۵) جمع متکلم نضرب۔

س۳ ضمیر مرفوع منفصل کو کب لایا جائے گا۔

ج ضمیر مرفوع منفصل کو تب لایا جائے گا جب ضمیر مرفوع متصل کو لانا متعذر ہو۔
متعذر ان مقامات میں ہوتا ہے۔
(۱) عامل پر مقدم کرنے کی وجہ سے جیسے اِیَّاكَ ضَرَبْتُ
(۲) کسی غرض کی وجہ سے فصل لانا جیسے مَا ضَرَبَكَ اِلَّا اَنَا
(۳) عامل کو حذف کرنے کی وجہ سے جیسے اِیَّاكَ وَالشَّرَّ
(۴) عامل معنوی ہو جیسے اَنَا زَیْدٌ
(۵) عامل حرف ہو جیسے مَا اَنْتَ قَائِمٌ

(۴۵) ایسی ضمیر جو صیغہ صفت کیلئے ہو اور اس کا مرجع صیغہ صفت کا غیر ہو جیسے ھند زید ضاربتہ ھی۔

ضابطہ:

جب دو ضمیریں جمع ہوں ان میں سے کوئی بھی مرفوع نہ ہو تو دونوں میں سے ایک اعرف ہو اور اسے مقدم کیا گیا تو دوسری ضمیر میں اختیار ہے چاہے متصل لائیں منفصل لائیں

جیسے اعطیتکہ اعطیتک ایاہ

ضمیر ضمیر — پہلی ضمیر — دوسری ضمیر

اختیار ہے — مختار

ضربتیک — ضربتی ایاک

اگر دونوں ضمیر برابر ہوں یا اعرف کو مقدم نہ کیا ہو تو مرفوع منفصل لائیں گے

جیسے اعطیتہ ایاہ اعطیتہ ایاک

س۱۴ کان کی خبر اگر ضمیر ہو تو متصل لائیں گے یا منفصل نیز لولا اور عسٰی کے بعد کونسی ضمیر آتی ہے

ج کان کی خبر اگر ضمیر ہو تو منفصل لائیں گے جیسے زید قائم و کنت ایاہ
لولا کے بعد ضمیر منفصل آتی ہے جیسے لولا انت
عسٰی کے بعد ضمیر متصل آتی ہے جیسے عسیت
کبھی کبھی لولا کے بعد ک ضمیر اور عسٰی کے بعد بھی آتی ہے جیسے لولاک عساک

س۱۵ نون وقایہ کن کن جگہوں میں واجب ہے؟

ج نون کے ماضی کے ان صیغوں میں آتی ہے جن میں یائے متکلم ہو
جیسے ضربنی ضربانی ضربونی
مضارع کے ان صیغوں میں جن میں نون اعرابی نہ ہو
جیسے یضربنی تضربنی وغیرہ

س کن کن جگہوں میں نون وقایہ کو لانا نہ لانا جائز اور کہاں کہاں مختار ہے

ج تین مواقع ایسے ہیں جن میں نون وقایہ کو لانے نہ لانے میں اختیار ہے
(1) مضارع بالنون اعرابی جیسے یضربانّنی یضربانی
(2) لَدُنْ کی یائے متکلم کی طرف اضافت کردی جائے
جیسے لَدُنّی لَدُنی
(3) اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم اگر یائے متکلم ہو تو وہاں بھی اختیار ہے جیسے اِنّنی ، اِنّی

لیت ، مِنْ ، عَنْ اور قد ، قط میں نون وقایہ کو لانا مختار ہے جیسے لیتنی مِنّی ، عَنّی
قَدْنی ، قطنی وغیرہ
لعلّ کا حکم اس کے برعکس ہے یعنی نون وقایہ نہ لانا مختار ہے جیسے لعلّی

ضمیر فصل کی تعریف وجہ تسمیہ ، شرائط نیز ترکیب کلام میں کیا بناتے ہیں بیان کریں ؟

ج

ضمیر فصل کی تعریف:-

ضمیر فصل وہ ضمیر مرفوع منفصل کا صیغہ ہے جو مبتدا اور خبر کے درمیان لایا جائے اور وہ واحد، تثنیہ، جمع وغیرہ میں مبتدا کے مطابق ہو جیسے زید ھو القائم

وجہ تسمیہ:-

ضمیر فصل کو ضمیر فصل اس لیے کہتے ہیں یہ ان صورتوں میں جن میں صفت اور خبر کا التباس ہوتا ہے خبر اور صفت کے درمیان فرق کرنے کیلئے آتی ہے

شرائط:-

ضمیر فصل کو لانے کی دو شرطیں ہیں
(۱) خبر معرفہ ہو
(۲) اسم تفضیل من کے ساتھ ہو
پہلے کی مثال زیدٌ ھو القائمُ
ضمیر فصل
دوسرے کی مثال کان زید ھو افضل من عمرو
ضمیر فصل

امام خلیل کے نزدیک یہ ضمیر حروف ہے ترکیب کرتے وقت اس کو ضمیر فصل لا محل لہ الاعراب کہیں گے

بعض اہل عرب کے نزدیک یہ ضمیر اسم ہے اور وہ اسے ترکیب میں مبتدا ثانی اور اس کے بعد والے کو اس کی خبر بناتے ہیں

س 11 ضمیر شان اور قصۃ کی تعریف لکھیں نیز یہ متصل آتی ہے یا منفصل بیان کریں؟

ج جملہ سے پہلے واقع ہوتی ہے ایک غائب ضمیر اور مابعد جملہ اس کی تفسیر بیان کرو رہا ہو اگر وہ ضمیر مذکر کی ہو تو ضمیر شان اور اگر مؤنث کی ہو تو ضمیر قصۃ کہتے ہیں

یہ ضمیر منفصل ہو ہوتی ہے اور متصل بھی متصل ہو تو بارز ہوتی ہے اور مستتر بھی عامل کے مطابق

منفصل کی مثال ؛ هُوَ زَیْدٌ قَائِمٌ
متصل بارز کی مثال ؛ إِنَّهُ زید قائم
متصل مستتر کی مثال ؛ کَانَ زید قائم

س 12 ضمیر شان اور قصۃ کو کب حذف کر سکتے ہیں؟

ج اس ضمیر کو منصوب ہونے کی حالت میں حذف کرنا ضعیف ہے جیسے إِنَّ زَیْدٌ قَائِمٌ
مگر ایک صورت میں کہ یہ ضمیر أَنَّ مفتوحہ کے ساتھ ہو جب اسے ساکن کر دیا جائے تو اس صورت میں اسے حذف کرنا لازم ہے
جیسے وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ٭

اسمائے اشارہ

س1 اسمائے اشارہ کی تعریف کیجیے نیز یہ کون کون سے ہیں!

ج مَا وُضِعَ لِمُشَارٍ اِلَیْہِ
جسے اشارہ کے لئے وضع کیا ہو

واحد مذکر کیلئے ذَا
تثنیہ مذکر کیلئے ذَانِ ذَیْنِ
واحد مؤنث کیلئے تَا، ذِیْ، تِیْ، تِہْ، ذِہْ، تِھِیْ، ذِھِیْ
تثنیہ مؤنث کیلئے تَانِ، تَیْنِ
جمع کیلئے اولاء مد اور قصر کے ساتھ

نوٹ :- اور ملایا جاتا ہے اس کے ساتھ حروف تنبیہ کو اور متصل ہوتا ہے حرفِ خطاب *

یہ پانچ میں پانچ ہیں کل پچیس ہیں

س2 پچیس اسمائے اشارہ لکھیں؟

(1) ذَاکَ، ذَاکُمَا، ذَاکُمْ، ذَاکِ، ذَاکُنَّ
(2) ذَانِکَ، ذَانِکُمَا، ذَانِکُمْ، ذَانِکِ، ذَانِکُنَّ
(3) تَاکَ، تَاکُمَا، تَاکُمْ، تَاکِ، تَاکُنَّ
(4) تَانِکَ، تَانِکُمَا، تَانِکُمْ، تَانِکِ، تَانِکُنَّ
(5) اُولٰئِکَ، اُولٰئِکُمَا، اُولٰئِکُمْ، اُولٰئِکِ، اُولٰئِکُنَّ

س3 کون کونسے اسمائے اشارہ کن کن چیزوں کیلئے آتے ہیں

ج ذَا قریب کیلئے

دوسری بعید کھینچے
اور دوالف متوسط کھینچا جاتا ہے
مثلاً . تا نون . ڈ نچے اور دوسرے ڈ ...ک
مثل ہیں یوں بعید کھینچے جاتے ہیں
مثلاً . فقط . حقا یہ مقام کھینچے جاتے ہیں جو خاص ممدودہ

اسم موصول

س: اسم موصول کی تعریف بیان کریں نیز صلہ کون ہوتا ہے بیان کریں؟

ج: اسم موصول:- مَا لَا یَتِمُّ جُزْءً اِلَّا بِصِلَةٍ وَ عَائِدٍ

صلہ:-
اسم موصول کا صلہ جملہ خبریہ بنتا ہے
اور عائد وہ ضمیر ہوتی ہے جو اس کی طرف لوٹتی ہے
الف لام اسم فاعل و مفعول کا صلہ بنتے ہیں

س: ~~اسمائے~~ ادوات موصولہ کون کون سے ہیں؟

ج: ادوات موصولہ یہ ہیں
(۱) مفرد مذکر کیلئے:- الذی
(۲) مفرد مؤنث کیلئے:- التی
(۳) تثنیہ مذکر کیلئے:- اللذان
(۴) تثنیہ مؤنث کے لیے:- اللتان
تثنیہ کے آخر میں الف اور یاء دو نوں کے ساتھ آتے ہیں
(۵) جمع مذکر کیلئے:- اُلٰی، اُولٰی، اَلَّذِیْنَ
(۶) جمع مؤنث کیلئے اللائی، اللاءِ، اللای، اللاتی، اللواتی
شروع کے تین کلمے جمع مذکر کیلئے بھی آتے ہیں *

30/12/18

مَن، مَا یہ سب کیلئے استعمال ہوتے ہیں مگر مَن
ذوی العلم کے ساتھ خاص ہے اور مَا خاص ہے
غیر ذوی العلم کے ساتھ *
أیٌّ بمعنی اللذی کے ہے
أیّۃ بمعنی التی کے ہے
ذُو طائیۃ ذا مابعد مَا کے استفہام کیلئے
الف لام

س: ضمیر عائد کو کب حذف کرنا جائز ہے اور الّذی کے ذریعے
خبر دینے کا طریقہ بیان کریں؟

ج: ضمیر عائد کو حذف کرنا جائز ہے جبکہ وہ مفعول کی ضمیر ہو
مثلاً
أَھٰذَا الّذِی بَعَثَ اللّٰہُ رَسُوْلاً أی بَعَثَہٗ، اللّٰہ
اَللّٰہُ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ أی
لِمَنْ یشاءُہٗ مِن عبادہ
ضمیر عائد

جب تو خبر دے الّذی کے ذریعے تو تم الذی کو شروع
کلام میں لاؤ گے اور مخبر عنہ کی جگہ ضمیر اور مخبر عنہ
کو مؤخر کر دیگا
جیسے جب تو خبر دے الّذی کے ذریعے ضَرَبْتُ زیداً
جملے کی تو تو کہے گا اَلَّذِی ضَرَبْتُہٗ زَیْدٌ

اسی طرح الف لام کے ذریعے تو خبر دے گا مگر یہ جملہ
فعلیہ کے ساتھ خاص ہے تاکہ اسم فاعل یا مفعول کی

بناء درست ہو جائے مثلاً قَامَ بَکْرٌ سے اَلْقَائِمُ بَکْرٌ

ش: اَلَّذِیْ اور اس کی فروعات کے ذریعے خبر دینا کب درست نہیں ہے؟

ج: جب ان امور (یعنی شروع میں الذی کو لانا مخبر عنہ کو مؤخر کرنا اور اس کی جگہ ضمیر لانا) میں سے کوئی امر (کام) متعذر ہو تو الذی کے ذریعے خبر دینا بھی متعذر ہوگا ★

یہ مسائل 7 مقامات میں ہوتا ہے

(1) ضمیر شان میں اَلَّذِیْ کے ذریعے اخبار دینا درست نہیں کیونکہ اس سے ضمیر شان کی صدارت کلام پر نہ رہے گی اور جیسے ھُوَ زَیْدٌ قَائِمٌ سے اَلَّذِیْ ھُوَ زَیْدٌ

(2) موصوف جیسے ضَرَبَ زَیْدُ الْعَاقِلُ سے اَلَّذِیْ ضَرَبَ ھُوَ الْعَاقِلُ تو یہ درست نہ ہوگا کیونکہ قاعدہ ہے اَنَّ الْمُضْمَرَ لَا یُوْصَفُ وَلَا یُوْصَفُ بِہٖ اور اس مثال میں ضمیر موصوف بن رہی ہے ★

(3) صفت میں الذی کے ذریعے اخبار درست نہیں ★ جیسے ضرب زید العاقل سے اَلَّذِیْ ضَرَبَ زَیْدٌ ھُوَ اس میں مذکورہ قاعدہ ٹوٹ رہا ہے ★

(4) مصدر عامل میں بھی درست نہیں ★
جیسے ضربُ زَیدٍ ہے عجبت من ضربِ زیدٍ بکراً
شروع میں الذی لگائیں گے پھر مخبر عنہ (ضربُ زیدٍ)
کو مؤخر کریں گے اور اس کی جگہ ضمیر لائیں گے
مثلاً کہیں گے الذی عجبتُ منہ بکراً ضربُ زیدٍ
تو یہ مثال درست نہ ہوگی کیونکہ اس مثال میں ضمیر عامل
بن رہی جو کہ درست نہیں ★

(5) حال

مثلاً جاءنی زیدٌ راکباً کی الذی سے خبر
دی جائے اور کہا جائے کہ اَلذی جاءنی
زیدٌ ھو راکبٌ تو یہ درست نہ ہوگا کہ ضمیر کا حال
واقع ہونا لازم آئے گا جو کہ درست نہیں کہ حال ہمیشہ نکرہ
ہوتا ہے جبکہ ضمیر معرفہ ہوتی ہے ★

(6) اس ضمیر میں جو اَلذی کے غیر کی مستحق ہے
مثلاً زیدٌ ضربتُہ میں "ہ" ضمیر منصوب کی خبر دینا
الذی کے ذریعے اور کہنا اَلذی زیدٌ ضربتُہ ھُوَ
تو یہ مثال اس وجہ سے درست نہ ہوگی کہ ھُوَ
ضمیر کے دو مرجع ہونگے (1) زید (2) الذی یہ جائز
نہیں ★

(7) اس اسم میں جو ضمیر پر مشتمل ہو مثلاً زیدٌ ضربتُ غلامَہ
جب ہم اس کی الذی کے ذریعے خبر دیں گے اور کہیں
کہ الذی زیدٌ ضربتُہ غلامُہ تو ضمیر کے دو مرجع

(۱) الذی (۲) زید مبتدا اور یہ جائز نہیں

س: مَا، مَن، اور اَیٌّ، اَیَّۃٌ کن کن معنوں میں استعمال ہوتے ہیں؟

ج: مَا چھ معنوں میں مستعمل ہے

(۱) اسمیہ موصولہ۔ عجبت مما فعلت
(۲) استفہامیہ۔ وما تلک بیمینک یموسیٰ
(۳) موصوفہ۔ مررت بما مُعْجِبٍ لک
(۴) شرطیہ۔ مَا تَفْعَلْ اَفْعَلْ
(۵) مَا تامہ۔ اِن تُبدوا الصدقٰت فنعما ھی

اس وقت مَا شَیْءٌ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے
مگر اس میں اختلاف ہے کہ معرفہ ہوگا یا نکرہ
امام سیبویہ کے نزدیک معرفہ الشیء کے معنی میں ہوگا
امام ابو علی فارسی کے نزدیک نکرہ ہوگا یعنی شَیْءٌ کے معنی میں ہوگا ★

(۶) صفت۔ اکرمتہ لوجہ مَا

مَن چار معنوں میں استعمال ہوتا ہے ★

(۱) موصولہ۔ اکرم من جاءک
(۲) استفہامیہ۔ من اکرمت
(۳) شرطیہ۔ من تزر ازر
(۴) موصوفہ۔ کفیٰ بنا فضلاً علیٰ مَن غیرنا

فکفیٰ بنا فضلاً علی من غیرنا حب النبی محمدٍ ایانا

أیٌّ اور أیّۃٌ مَنْ کی طرح ہیں یعنی چار معنوں میں مستعمل ہیں ★

(1) دونوں موصول ہونگے جیسے اِضْرِبْ أیُّھُمْ لَقِیْتَ
اِضْرِبْ أیَّتَھُنَّ لَقِیْتَ

(2) دونوں استفہام ہونگے جیسے أیُّھُمْ أخُوْکَ / أیَّتُھُنَّ أُخْتُکَ

(3) دونوں شرط ہونگے جیسے أیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَہُ الاسماء الحسنیٰ
أیَّۃَ طریقۃٍ سلکتَ سلکتُ

(4) دونوں موصوف ہونگے جیسے یا أیُّھا الرجل / یا أیَّتُھا المرأۃُ

نوٹ: أیٌّ اور أیّۃٌ معرب ہوتے ہیں مگر جب ان کے صدر صلہ کو حذف کر دیا جائے تب یہ مبنی ہونگے
مثال لَنَنْزِعَنَّ مِنْ کُلِّ شِیْعَۃٍ أیُّھُمْ أشَدُّ عَلَی الرَّحْمٰنِ عِتِیًّا ★

31-12-18

س: مَاذَا کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اس کا جواب کس طرح آتا ہے ★

ج: مَاذَا کا دو طریقوں میں استعمال ہوتا ہے (1) مَا الذی کے معنی میں (2) أیُّ شیءٍ کے معنی میں ★
جب یہ مَا الذی کے معنی میں ہو تو مَا استفہامیہ ہوگا اور

ذا موصولہ یعنی أیُّ شیءٍ الذی صنعتہ کے
معنی میں ہوگا اور اس کا جواب مرفوع ہوگا
کیونکہ یہ مبتدا محذوف کی خبر واقع ہوگا

مثال: جب ماذا بمعنی ما الذی سے سوال کیا جائے تو جواب دیں گے الاکرامُ
اس میں مبتدا محذوف ہوگا الذی صنعتہ الاکرامُ *

جب یہ أیُّ شیءٍ کے معنی میں ہو تو ماذا أیُّ شیءٍ
کے معنی میں ہوگا یا حرف ما بمعنی ای شیءٍ ہوگا
اور ذا زائدہ ہوگا *

اور اس کا جواب منصوب ہوگا اس وجہ سے کہ وہ فعل
محذوف کا مفعول بہ بنے گا

مثال: جب ماذا سے بمعنی أیُّ شیءٍ سوال کیا جائے
تو جواب دیا جائے مثلاً الاکرامَ صنعتُ *

أَىٌّ ا ايِّۃ
ا

1-1-19

اسم فعل کا بیان

س: اسمائے افعال کی تعریف بیان کریں

تعریف:-

جو اصل میں اسم تھے مگر فعل کے معنی میں منتقل ہوگئے اور فعل کا معنی دیتے ہیں مگر فعل کی حرکات کو قبول نہیں کرتے ★

مثال:- هیهات زیدٌ ای بَعُدَ

س2: اسمائے افعال کون کون سے ہیں ★

کثیر الاستعمال {ماضی کے 3} {امر کے 6}

عَلَیْکَ (امر)	اِلْزَمْ	تو لازم پکڑ
هَا (امر)	خُذْ	تو لے
حَیَّهَلْ (امر)	اَقْبِلْ	تو آگے بڑھ
آمین (امر)	اِسْتَجِبْ	تو قبول کر
حَیَّ (امر)	اِیْتِ	تو آ
سَرْعَانَ (ماضی)	سَرُعَ	وہ تیز ہوا
شَتَّانَ (ماضی)	اِفْتَرَقَ	وہ جدا ہوا
رُوَیْدَا (امر)	اَمْهِلْهُ	تو مہلت دے
هَیْهَاتَ (ماضی)	بَعُدَ	وہ دور ہوا

س: اسمائے افعال کس کس معنوں میں ہوتا ہے

ج: اسمائے افعال یا تو ماضی کے معنی میں ہوگا یا امر کے معنی میں ہوگا جیسے هَيْهَاتَ زَيْدٌ اَيْ بَعُدَ، رُوَيْدَ زَيْدًا اَيْ اَمْهِلْهُ

نوٹ :- کبھی کبھی اسمائے افعال مضارع کے معنی میں بھی ہوتے ہیں جیسے اُفٍّ اَيْ اَتَضَجَّرُ ، اَوْهِ اَيْ اَتَوَجَّعُ

س: ثلاثی مجرد سے اسم فعل کس وزن پر آتا ہے ؟

ج: ثلاثی مجرد سے اسم فعل فَعَالِ کے وزن پر آتا ہے قیاسی طور پر جیسے نَزَالِ بمعنی اِنْزِلْ ، ضَرَابِ بمعنی اِضْرِبْ

س: فَعَالِ کا وزن اور کس میں آتا ہے ؟

(1) مصدر معرفہ میں آتا ہے جیسے فَجَارِ (اَلْفُجُوْرِ)

(2) صیغہ صفت مؤنث کیلئے آتا ہے یا فَسَاقِ (یا فَاسِقَةُ) (یہ دونوں مبنی ہوتے ہیں)

(3) مؤنث کے علم کیلئے آتا ہے جیسے قَطَامِ غَلَابِ

نوٹ :- اہل حجاز کے نزدیک یہ مبنی ہے اور بنو تمیم کے نزدیک معرب (غیر منصرف) ہے مگر جسکے آخر میں راء ہو تو وہ مبنی ہے جیسے حَضَارِ

اصوات کا بیان

س ۱) اصوات کی تعریف بیان کریں؟

ج) ہر وہ لفظ جس سے آواز کی حکایت کی جائے یا جس کے ذریعے جانوروں کو پکارا جائے پہلے کی مثال غاق
دوسرے کی مثال نخ

مرکبات کا بیان

س ۲) مرکب کی تعریف مع اقسام بیان کریں؟

ج) ہر وہ اسم جو دو کلموں سے مرکب ہو اور ان کے درمیان کوئی نسبت نہ ہو
اس کی دو قسمیں ہیں
(۱) دوسرا جزء اگر کسی حرف کو ملا ہو تو دونوں مبنی ہونگے جیسے خمسة عشر اور أحد عشر سوائے اثنا عشر کے پہلے جزء کے

(2) دوسرا جزء اگر کسی حرف کو شامل نہ ہو تو پہلا مبنی بر فتح اور دوسرا معرب غیر منصرف ہوگا جیسے بَعْلَبَكُّ

کنایات کا بیان

س کنایہ کون کونسے ہیں اور یہ کس لیے آتے ہیں؟

ج کَمْ، کَذَا عدد کیلئے آتے ہیں

کَیْتَ، ذَیْتَ: حدیث (بات) کیلئے آتے ہیں

س۲ کم کی کتنی قسمیں ہیں اور ہر ایک قسم کی تمییز کا حکم بیان فرمائیں

ج کم کی دو قسمیں ہیں

(1) استفہامیہ
(2) خبریہ

استفہامیہ: اس کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے
مثال کَمْ ~~[illegible]~~ دِرْهَمًا عِنْدَكَ، کَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ

خبریہ: کم خبریہ کی تمییز مفرد مجرور اور کبھی کبھی جمع مجرور آتی ہے

مثال :- مفرد مجرور کی مثال :- کَمْ مَفَازَۃٍ جَاوَزْتُ

مفرد جمع مجرور کی مثال :- کَمْ غِلْمَانٍ اشْتَرَیْتُ

س: کَمْ کی دونوں قسموں کے اعراب بیان کریں؟

ج: کَمْ (خبریہ، استفہامیہ) مرفوع، منصوب مجرور ہوتا ہے

منصوب :- کَمْ کے بعد ایسا فعل ہو جو اپنی ضمیر کی وجہ سے کَمْ سے اعراض نہ کرے تو وہ منصوب ہو گا۔

مثال :-

کَمْ یَوْمًا سِرْتَ کَمْ یَوْمٍ صُمْتَ

منصوب منصوب

اس کی تین صورتیں ہیں باعتبار تمییز اگر تمییز مفعول فیہ ہو تو کَمْ ظرف کی بناء پر منصوب ہو گا

مثال :- کَمْ یَوْمًا سِرْتَ کَمْ یَوْمٍ صُمْتَ

اگر مفعول بہ ہو تو کَمْ منصوب گا مفعولیت پر مثلاً کَمْ رَجُلًا لَقِیْتَ کَمْ رَجُلٍ لَقِیْتُ

اگر تمییز مفعول مطلق ہو تو مصدر کی بناء پر منصوب ہو گا مثلاً کَمْ ضَرْبَۃً ضَرَبْتَ / کَمْ ضَرْبَۃٍ ضَرَبْتُ

مجرور :-
کَمْ سے پہلے حرف جر یا مضاف ہو تو اس صورت میں کَمْ مجرور ہو گا۔

حرفِ جر کی مثال :- بکم درھماً اشتریت ، بکم رجلٍ مررت

مضاف کی مثال :- غلامَ کم رجلاً ضربت ، غلامَ کم رجلٍ اشتریت

مرفوع کی صورت :-

ماقبل ذکر کی گئی دو صورتیں نہ ہوں تو کم مرفوع ہوگا اگر یہ ظرف نہ ہو تو مبتدا اور اگر ظرف ہو تو خبر ہوگا

مثال :- کم رجلاً اخوک ، کم رجلٍ اخوہ زید
(مبتدا، خبر، مبتدا، خبر)

کم یوماً سفرک ، کم یومٍ صومی
(خبر، مبتدا، خبر، مبتدا)

نوٹ :-

اسی طرح اسمائے استفہام و شرط بھی منصوب مرفوع مجرور ہوتے ہیں

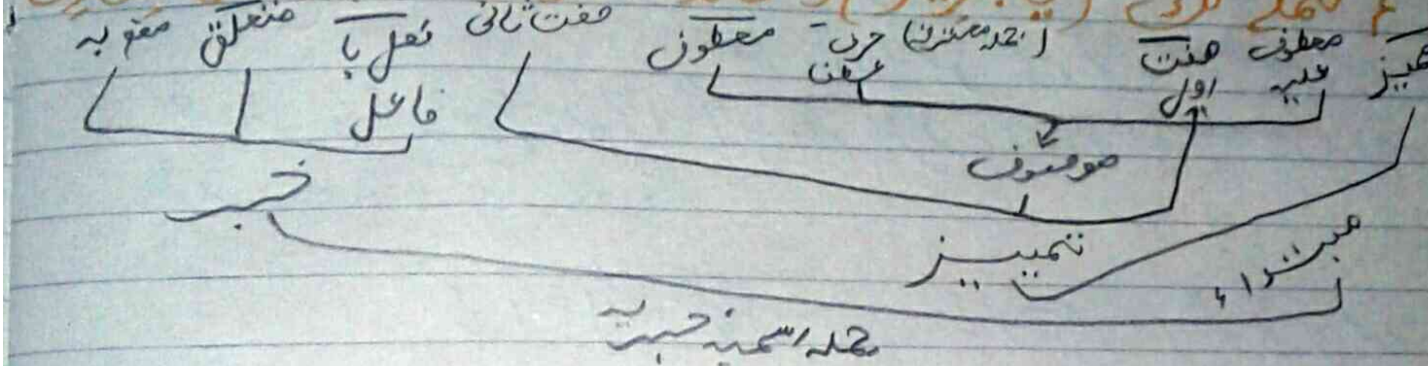
س کم کی تمییز کو حذف کرنا جائز ہے یا نہیں

ج قرینہ کے پائے جانے کی وجہ سے کم کی تمییز کو حذف کرنا جائز ہے جیسے کم مالک ! اب یہاں کم کے بعد معرفہ آ رہا ہے اور کم کی تمییز نکرہ ہوتی ہے تو کم کی تمییز درھماً نکرہ محذوف مانیں گے ۔

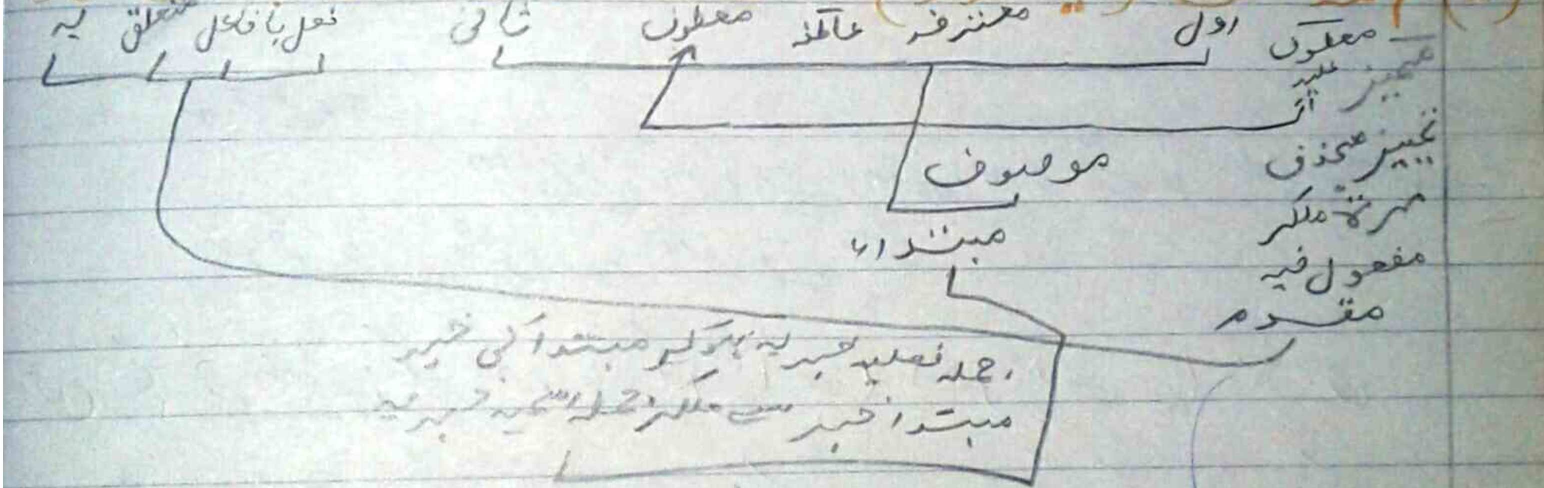
جیسے کم ضربت ! یہاں پر کم کے بعد فعل آ رہا ہے اور کم کی تمییز مصدر ہوتی ہے تو یہاں اسم ضربۃً محذوف مانیں گے ۔

(1) کم مرفوع ہوگا مبتدا ہونے کی وجہ سے
(2) کم منصوب ہوگا بر بنائے ظرف
(3) کم بر بنائے مفعول مطلق منصوب ہوگا

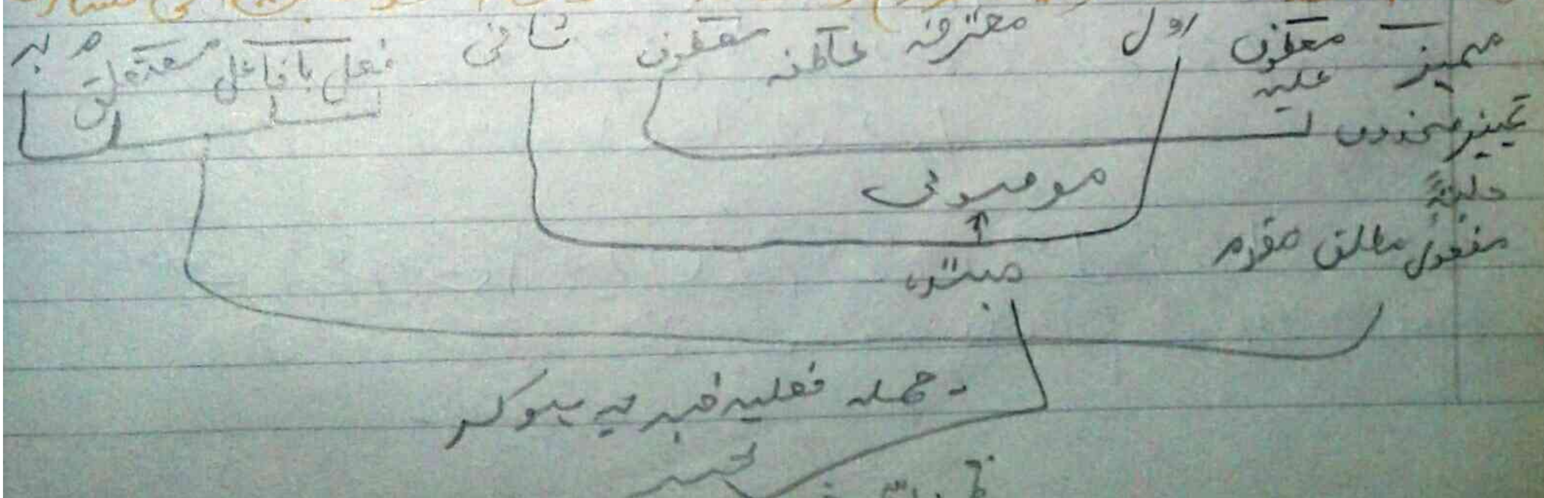
(1) کَمْ عَمَّةٍ لَكَ (يَا جَرِيرُ) وَخَالَةٍ فَدْعَاءَ قَدْ حَلَبَتْ عَلَيَّ عِشَارِي



(2) کَمْ عَمَّةً لَكَ (يَا جَرِيرُ) وَخَالَةً فَدْعَاءَ قَدْ حَلَبَتْ عَلَيَّ عِشَارِي



(3) کَمْ عَمَّةٍ لَكَ (يَا جَرِيرُ) وَخَالَةٍ فَدْعَاءَ قَدْ حَلَبَتْ عَلَيَّ عِشَارِي



ظروف مبنیہ

س ظروف مبنیہ تحریر کریں؟

ج جو مقطوع عن الاضافۃ ہو

(1) جیسے: قبل، بعد اور جو اس کے مشابہ ہو۔ تحت، فوق، قدام خلف، وراء)

یہ جب مضاف ہوں اور ان کا مضاف الیہ محذوف ہو تو مبنی بر ضمہ ہوگا جیسے مِنْ قَبْلُ مِنْ بَعْدُ۔

* جو قبل بعد کے قائم مقام ہوں جیسے لَا غیر، لیس غیر، حسب

مثال:- جَاءَ زَیْدٌ لَا غَیْرُ اَیْ لَا غَیْرُہٗ

مثال:- جَاءَ زَیْدٌ لَیْسَ غَیْرُ اَیْ لَا غَیْرُہٗ

مثال:- مَرَرْتُ بِخَالِدٍ فَحَسْبُ لیس

(2) حَیْثُ (جہاں) یہ اکثر جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے اور مبنی بر ضمہ ہوتا ہے جیسے مِنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ

نوٹ:- کبھی کبھی حَیْثُ مفرد کی طرف بھی مضاف ہوتا ہے جیسے اَمَا تَرَی حَیْثُ سُھَیْلٍ طَالِعًا

(3) اِذَا (جب) یہ مستقبل کیلئے آتا ہے جب فعل ماضی پر داخل ہو، جیسے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ۔

* اذا کے اندر شرط کے معنی پائے جاتے ہیں اسی وجہ سے اِذَا کے بعد فعل مختار ہے

* کبھی اذا مفاجاۃ کیلئے آتا ہے لیکن اس وقت اس کے بعد مبتداء آئے گا جیسے خرجت فاذا زید بالباب

(4) إذ (جب) یہ ماضی کیلئے آتا ہے اگرچہ مستقبل پر داخل ہو اور
اس کے بعد جملہ فعلیہ و اسمیہ دونوں آتے ہیں۔
جیسے إذ هما في الغار (اسمیہ) إذ يقول لصاحبه (فعلیہ)

(5) أين (کہاں) مکان کیلئے آتا ہے استفہام میں بھی شرط
میں بھی أين زيد أين تذهب اذهب
استفہام شرط

(6) أنّى (جہاں) ظرف مکان کیلئے آتا ہے
استفہام أنّى يكون ولد
شرط أنّى تجلس اجلس
نوٹ:- أنّى کبھی متی کے معنی میں ہوتا ہے جیسے
أنّى القتال أي متى القتال

زمان
(7) متی (جس وقت) ظرف مکان کیلئے آتا ہے
استفہام متی الفوز
شرط متی تمش أمش

(8) أيّان (کب) ظرف زمان کیلئے آتا ہے
استفہام أيّان القتال ؟

(9) کیف (کیسے) حالت کیلئے آتا ہے
استفہام کیف انت ؟
نوٹ:- کبھی شرط کے معنی میں ہوتا ہے ضعیفت کی بنا پر
بصریوں کے نزدیک ما کیساتھ کیفما تجلس اجلس اور کوفیوں
کے نزدیک بغیر ما کے کیف تجلس اجلس

(10) مُذْ و مُنْذُ (بمعنی اول مدت) (بمعنی جمیع مدت)

(1) بمعنی اول المدۃ :-

اسکے ساتھ مفرد معرفہ ملا ہوگا

مفرد اس لیے کیونکہ مدت ایک ہوگی معرفہ اس لیے تاکہ اول مدت معلوم ہو جو کہ مجہول سے نہیں ہوتی ہے، مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اى اَوَّلُ مُدَّةِ عَدَمِ رُؤْيَتِيْ اِيَّاهُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ

(2) بمعنی جمیع :-

اس کے ساتھ عدد ملا ہوا ہوتا ہے، جیسے

مَا رَأَيْتُهُ مُذْ يَوْمٍ / يَوْمَانِ / اَيَّامٍ / مُذْ يَوْمِنَا هٰذَا

نوٹ :-

کبھی کبھی مذ و منذ کے بعد مصدر واقع ہوتا ہے

مَا فَرِحْتُ مُذْ ذِهَابِكَ

* کبھی فعل واقع ہوتا ہے جیسے مَا فَرِحْتُ مُذْ ذَهَبْتَ

* کبھی اَنَّ واقع ہوتا ہے جیسے مَا فَرِحْتُ مُذْ اَنَّكَ ذَاهِبٌ

* کبھی جملہ اسمیہ واقع ہوتا ہے جیسے مَا فَرِحْتُ مُذْ بَكْرٌ مُسَافِرٌ

ان سب صورتوں میں "زمان" مضاف محذوف ہوتا ہے

(1) مَا فَرِحْتُ مُذْ زَمَانِ ذِهَابِكَ

(2) مَا فَرِحْتُ مُذْ زَمَانِ ذَهَبْتَ

(3) مَا فَرِحْتُ مُذْ زَمَانِ اَنَّكَ ذَاهِبٌ

(4) مَا فَرِحْتُ مُذْ زَمَانِ بَكْرٌ مُسَافِرٌ

مَا فَرِحْتُ مُذْ زَمَانِ ذِهَابِكَ

بعض یوں کے نزدیک زمان مابعد سے ہوکر مذ منذ کی خبر بنے گا
امام زجاج کے نزدیک مُذ خبر مقدم اور مابعد مبتدا ہ
مؤخر بنے گا

(11) لدی، لدُن (لَدُن، لَدَن، لُدِن، لَد، لُد، لَدُ) یہ
ضعیف لغت ہے
یہ عند کے معنی میں ہوتے ہیں

(12) قَطُّ (قُطُّ، قَطْ، قُطْ، قَطُ) ماضی منفی کیلئے آتا ہے مارایتہ قط

(13) عوض مستقبل کی نفی کیلئے آتا ہے (عَوضُ، عَوضِ) لا افربہ عوض

س الظروف المضافۃ الی الجملۃ مذکورہ عبارت کی وضاحت
کریں ؟

ج اس عبارت سے مراد یہ ہے کہ وہ ظروف معربہ جو جملہ (اسمیہ فعلیہ)
یا اِذ کی طرف مضاف ہوں تو ان کو مبنی بر فتح پڑھنا جائز ہے

یَومَ ینفع الصٰدقین صدقھم
یَومَئِذٍ، حِینَئِذٍ

وکذٰلک: مثل، غیر جبکہ یہ مَا، اَن، اَنَّ کیساتھ مل ہوئے
ہوں تو یہ بھی مبنی بر فتح ہونگے
مثلَ مَا انکم تنطقون، لم یمنع الشرب منھا غیرَ ان نطقت

المعرفة

س: معرفہ کی تعریف اور اس کی اقسام تحریر کریں؟

معرفہ کی تعریف:

مَا وُضِعَ لِشَیْءٍ بِعَیْنِہٖ (جس معین شے کے لیے وضع کیا گیا ہو)

معرفہ کی اقسام:

(1) مضمرات: اَنَا، اَنْتَ، ھو

(2) اعلام: مکّہ، زیدٌ، مدینہ

(3) مبہمات: (اسم اشارہ) ھٰذَا، ھٰذانِ (اسم موصول) الذی، الذین

(4) معرف باللام: (ال عہدی ہو جنسی ہو یا استغراقی ہو) الکتاب، الرجل، الانسان

(5) معرف بالنداء: یا رجل

(6) مضاف الی احدھا: (یہاں اضافت معنوی مراد ہے)

لنوٹ:

اسم اشارہ اور موصول کو مبہمات اس لیے کہتے ہیں کہ اسم اشارہ بغیر مشار الیہ کے اور اسم موصول بغیر صلہ کے نہیں آتا ہے

العلم

س: علم کی تعریف تحریر کریں؟

علم کی تعریف:-

مَا وُضِعَ لِشَیءٍ بِعَینِہٖ غَیرَ مُتَنَاوِلٍ
بِوَضعٍ وَاحِدٍ

جیسے کسی شئے معین کیلئے وضع کیا گیا اور وہ اپنے غیر کو وضع واحد کے اعتبار سے شامل نہ ہو۔

ضمیر میں اعرف ضمیر متکلم کی ہے پھر مخاطب پھر غائب کی

النکرہ

س: نکرہ کی تعریف تحریر کریں؟

ج: مَا وُضِعَ لِشَیءٍ لَا بِعَینِہٖ ۔ جیسے کسی غیر معین شئے کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

اسمائے عدد کا بیان

س۱: اسمائے عدد کی تعریف مع اصول تحریر کریں؟

اسمائے عدد کی تعریف:

مَا وُضِعَ لِكَمِّيَّةِ آحَادِ الْأَشْيَاءِ (جسے وضع کیا گیا اشیاء کے افراد کی مقدار کیلئے)

اسمائے عدد کے اصول:

اسمائے عدد کے بارہ اصول ہیں

واحد سے عشرۃ تک یہ کل دس ہونگے

مائۃ اور الف یہ کل بارہ ہونگے،

س۲: مذکر مؤنث کے لیے اسمائے عدد کا مستعمل طریقہ تحریر کریں؟

(1) واحد، اثنان (مطابقِ قیاس) رجل واحدٌ، رجلان اثنان

(2) واحدۃ، اثنتان، ثنتان (مطابقِ قیاس) امرءۃ واحدۃ امرأتان ثنتان

(3) ثلاثۃ سے عشرۃ (خلافِ قیاس) ثلاثۃُ رجالٍ تسعۃ رجال

(4) ثلاث سے عشر (خلافِ قیاس) ثلاثُ نسوۃٍ تسع نسوۃ

(5) احد عشر، اثنا عشر (موافقِ قیاس) احد عشر رجلاً

(6) احدیٰ عشرۃ، اثنتا عشرۃ (موافق قیاس) احدیٰ عشرۃ امرأۃ

(7) ثلاثۃ عشر سے تسعۃ عشر (خلاف قیاس پہلا جزء) ثلاثۃ عشر رجلاً

(8) ثلاث عشرۃ سے تسعۃ عشر (خلاف قیاس پہلا جزء) ثلاث عشرۃ امرأۃ
نوٹ :-
بنو تمیم والے عشرۃ میں شین کو کسرہ دیتے ہیں
توالی حرکات سے بچنے کیلئے اور اہل حجاز والے شین کو
ساکن کر دیتے ہیں۔

(9) عشرون سے تسعون ایک ہی حالت پر رہتے ہیں
(1) احد وعشرون ، اثنا وعشرون رجلا (موافق قیاس)
(2) احدی وعشرون ، اثنتا وعشرون امرأۃ (موافق قیاس)

(10) مائۃ الف / مئتان ، الفان جب یہ دونوں
مضاف ہوں تو بلا فرق استعمال ہونگے مائۃ رجل
مئتا رجل ، الف رجل ، الفا رجل

س3 ثمانی کو کس طرح پڑھ سکتے ہیں۔

ج ثمانی کو تین طرح سے پڑھ سکتے ہیں (1) ثمانی [illegible] مبنی بر فتح
(2) ثمانی (سکون کیساتھ) (3) ثمان (یاء کے حذف
اور نون کے فتح کیساتھ)

س6 اسمائے عدد کی تمییز کس حالت میں ہوتی ہے بیان کریں؟

(1) ثلاثۃ سے عشرۃ کی تمییز جمع مجرور ہوتی ہے، ثلاثۃ رجال
ثلاثۃ رھط۔
نوٹ :- ثلاثمائۃ سے تسع مئۃ کی تمییز اگر مائۃ آئے تو وہ واحد
مجرور ہوگی یعنی ثلاث مائۃ سے تسع مائۃ جبکہ قیاس

کے مطابق مئات یا مئین ہونا چاہیے تھا۔

(2) احد عشر سے تسعۃ وتسعین تک کی تمییز مفرد منصوب ہوتی ہے جیسے احد عشر رجلاً، تسع وتسعون نعجۃً

(3) مائۃٌ، الف ان کے تثنیہ وجمع کی تمییز مفرد مجرور آتی ہے جیسے جاء مائۃ رجلٍ

س: ثلاثۃ اشخاص، ثلاث اشخاص میں کتنے احتمالات ہیں

ج: جب معدود مؤنث ہو اور لفظاً مذکر ہو یا اس کا عکس ہو تو دو صورتیں جائز ہیں

پہلی صورت:
جاء ثلاثۃ اشخاص من النساء
(لفظاً مؤنث — معنی مؤنث)

دوسری صورت:
جاء ثلاث اشخاص من الذکور
(مذکر — مذکر)

س: کیا واحد اور اثنان کی تمییز آتی ہے۔

ج: واحد اور اثنان کی تمییز نہیں آتی ہے کیونکہ لفظ صراحت اور وضاحت کا فائدہ دے رہا ہے جو کہ عدد سے مقصود ہے۔

س: تعبیر اور حال کے اعتبار سے اسم عدد کو کس طرح لایا جائے گا وضاحت سے بیان کریں؟

ج اور تو کہے گا اسم عدد کو باعتبار تفسیر کے الثانی ، الثانیۃ سے العاشر ، العاشرۃ ،
دو کرنے والا
تو اسی وجہ سے تو پہلے میں کہے گا ثالث اثنین ان دو کو تین کرنے والا یہ ثلثتھم سے ماخوذ ہے ★

اور تو کہے گا باعتبار حال الاول الثانی ، الاولی الثانیۃ سے عاشر ، عاشرۃ ، دسواں عدد والا
حادی عشر حادیۃ عشرۃ ، ثانی عشر ، ثانیۃ عشرۃ سے تاسع عشر تاسعۃ عشر ،
اور دوسرے میں کہے گا ، ثالث ثلاثۃ اور حادی عشر احد عشر اگر چاہے تو کہے گا حادی احد عشر سے تاسع تسعۃ عشر ،

س 8 تفسیر اور حال میں فرق بیان کریں

ج تفسیر میں اسم فاعل کے وزن پر اسم عدد کو بنایا جاتا ہے اور اس میں پہلا عدد بڑا ہوتا ہے دوسرا چھوٹا ہوتا ہے

حال میں پہلا عدد یا تو چھوٹا ہوگا یا دونوں برابر ہونگے ۔ برابر کی مثال ثالث ثلاثۃ
پہلا چھوٹا ہوگا اس کی مثال ثالث اربعۃ ،

17/1/19

مذکر مؤنث

س۱ - تانیث کی تعریف بیان کریں نیز علامۃ تانیث مع تانیث کی اقسام کے بیان کریں؟

ج - المؤنث ما فیہ علامۃ التانیث لفظاً او تقدیراً
جس میں علامت تانیث ہو لفظی یا تقدیری

علامت تانیث تین ہیں
(۱) گول تاء :- فاطمۃُ
(۲) الف مقصورہ :- حُبلٰی، سَلمٰی
(۳) الف ممدودہ :- حَمرَاءُ، حَمرَاءُ

اس کی دو قسمیں ہیں
(۱) حقیقی :-
جس کے مقابلے میں نر جاندار ہو مثلاً
اِمرَءۃٌ نَاقَۃٌ

(۲) لفظی :-
جس کے مقابلے میں نر جاندار نہ ہو جیسے
ظلمۃ (اندھیرا) عین (چشمہ)

س۲ - جب فعل کی اسناد مؤنث کی طرف ہو یا ظاہر غیر حقیقی کی طرف ہو یا ظاہر جمع کی طرف تو فعل کو کس طرح لائیں گے؟

ج - پہلی صورت یعنی جب فعل کی اسناد مؤنث کی طرف ہو تو فعل واحد مؤنث ہو گا جیسے ذھبت فاطمۃ / فاطمۃ ذھبت / الشمس طلعت

اگر فعل کی اسناد فاعل ظاہر ضمیر غیر حقیقی کی طرف ہو تو تجھے فعل مذکر مؤنث لانے میں اختیار ہے

مثلاً:- طلع الشمس ، طلعت الشمس ۔

اگر فعل کی اسناد فاعل ظاہر جمع علاوہ مذکر سالم کی طرف کر دی جائے تو یہ غیر حقیقی کی طرح ہے

مثلاً جاء الرجال جاءت الرجال

جاء / جاءت النساء

مضی / مضت الایام ۔

س: اگر فاعل ضمیر ہو تو فعل کا کیا حکم ہے ؟

ج: اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو اگر وہ مذکر ہو تو فعل جمع مذکر اور واحد مؤنث لا سکتے ہیں ۔

مثلاً:- الرجال جاءت / جاءو

اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو اگر وہ مؤنث ہے تو فعل جمع مؤنث اور واحد مؤنث دونوں طرح سے آ سکتا ہے ۔

مثلاً:- النساء جاءت / جئن

الایام مضت / مضین

تثنیہ کا بیان

س: مثنی کی تعریف بیان کریں نیز اسم مقصور و ممدود سے تثنیہ بنانے کا طریقہ بیان کریں؟

مثنی کی تعریف:-
جس کے آخر میں الف یا یا ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ ہو۔ تاکہ وہ اس بات پر دلالت کرے کہ اس کے ساتھ اس کی جنس سے اس کے مثل اور بھی ہیں

مثلاً:- رَجُلَيْنِ ، رَجُلَانِ

اسم مقصور سے تثنیہ بنانے کا طریقہ:-
اسم مقصور کا الف اگر واؤ سے تبدیل شدہ ہو اور اسم مقصور ثلاثی ہو تو تثنیہ بناتے وقت اسے واؤ سے بدلیں گے،
مثلاً عَصَا سے عَصَوَان ، اِلیٰ سے اِلْوَان
اگر الف واؤ سے تبدیل شدہ نہ ہو تو پھر تثنیہ بناتے وقت الف کو یاء سے بدلیں گے
مثلاً:- رَحیٰ سے رَحیَان ، مَثنیٰ سے مَثنَیَان

اسم ممدود سے تثنیہ بنانے کا طریقہ:-
اسم ممدود کا ہمزہ اگر اصلی ہو تو تثنیہ بناتے وقت اسے باقی رکھیں گے،
مثلاً:- قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ ★
اگر ہمزہ تانیث کا ہو تو اسے واؤ سے بدلیں گے
مثلاً:- حمراء سے حمراوان ، صحراء سے صحراوان
اگر ہمزہ نہ اصلی ہو نہ تانیث کا ہو بلکہ واؤ سے تبدیل شدہ ہو تو اس میں دو صورتیں جائز ہیں

پہلی صورت:

ہمزہ کو باقی رکھ کر پڑھنا مثلاً کساءان

دوسری صورت:

ہمزہ کو واؤ سے بدل کر پڑھنا مثلاً کساوان

س تثنیہ کے نون کو کب حذف کیا جاتا ہے نیز تاء تانیث کو کس میں حذف کرتے ہیں؟

ج تثنیہ کے نون کو اضافت کی وجہ سے حذف کیا جاتا ہے جیسے غلاما زید۔

تاء تانیث کو حذف کیا جاتا ہے خلافِ قیاس خصیان اور الیان میں ★

جمع کا بیان

س: جمع کی تعریف بیان کریں نیز جمع کی کتنی قسمیں ہیں بیان کریں؟

ج: جو دلالت کرے ایسے افراد پر جو مقصود ہو حروف مفردہ سے کچھ تبدیلی کیساتھ جیسے رجل سے رجال

نوٹ:- تمر اور رکب جمع نہیں ہیں اصح قول کے مطابق بلکہ تمر اسم جنس ہے اور رکب اسم جمع ہے اور فلک جمع ہے کہ اس کا مفرد میں ضمہ قفل کے ضمہ کی طرح ہے اور جمع میں اُسد کی طرح ہیں۔

جمع کی دو قسمیں ہیں

(1) صحیح:- جس میں واحد کی بناء سلامت ہو

(2) مکسر:- جس میں واحد کی بناء سلامت نہ ہو

س: جمع صحیح کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: جمع صحیح مذکر و مؤنث دونوں کیلئے آتے ہیں

مذکر:- جس کے آخر میں واؤ ماقبل مضموم یا یاء ماقبل مکسور اور نون مفتوحہ ہو تاکہ وہ دلالت کرے کہ اس کے ساتھ اس کی جنس سے اور بھی ہیں۔

مثلاً مسلمون، مسلمین،

س3 اسم مقصور و منقوص سے جمع بنانے کا طریقہ تحریر کریں ؟

ج اسم منقوص سے جمع بنانے کا طریقہ :

اگر مفرد کے آخر میں یاء
ما قبل مکسور ہو جیسے قاضی تو یاء کو حذف کریں گے
مثلاً قاضی سے قاضون

اسم مقصور سے جمع بنانے کا طریقہ :

اسم مقصور میں
جمع بناتے وقت الف کو حذف کرتے ہیں اور الف کا
ما قبل مفتوح باقی رہتا ہے
مثلاً مصطفی سے مصطفون

س4 واؤ نون سے جمع بنانے کی شرائط تحریر کریں ؟

ج اگر جمع صفت کی بنائے تو اس کیلئے مذکر عاقل ہونا شرط
ہے تو حائض کی جمع حائضون اور جبل شامخ
کی جمع جبال شامخون نہیں آئے گی ،
اور تیسری شرط کہ صفت کا صیغہ افعل کے وزن پر نہ آتی ہو
جس کی مؤنث فعلاء کے وزن پر آئے مثلاً احمر، حمراء۔

چوتھی شرط کہ وہ فعلان جس کی مؤنث فعلی کے وزن
پر آتی ہو نہ ہو جیسے سکران سکری

پانچویں شرط کہ اس میں مذکر مؤنث برابر نہ ہو مثلاً جریح
صبور

چوتھی شرط یہ وہ تاء تانیث کے ساتھ ملتبس نہ ہو

مثلاً علامۃ

اگر جمع اسم کی ہو تو اس کا مذکر علم ہونا اور عاقل
ہونا شرط ہے

مذکر علم کی مثال عیسیٰ، احمد، یعقوب کی جمع واؤ
نون سے نہیں آئے گی

عاقل کی مثال

مؤنث

س: جمع مؤنث بنانے کا طریقہ مع شرائط تحریر کریں؟

ج: جس کے آخر میں الف اور تاء کا اضافہ کر دیا جائے
مثلاً مسلمۃ سے مسلمات۔

شرائط:

اگر جمع صفت کی ہو اور اس کیلئے مذکر ہو تو اس کے مذکر کی جمع واؤ نون سے آنا شرط ہے
مثلاً حمراء اور سکری کی جمع الف تاء سے نہیں آئے گی *

اگر اس کیلئے مذکر نہ ہو تو اس کی شرط یہ ہے کہ وہ تاء سے خالی نہ ہو۔
مثلاً حائض کی جمع حائضات نہیں آئے گی

اگر جمع اسم کی ہو تو کوئی شرط نہیں
مثلاً ھندات، غرفات، ثمرات، رعدات۔

جمع التکسیر

س: جمع تکسیر کی تعریف بیان کیجیئے نیز جمع قلۃ و کثرۃ کے اوزان مع امثلہ تحریر فرمائیں۔

ج: جمع مکسر کی تعریف:-

مَا تُغَيَّرُ بِنَاءُ وَاحِدِهِ

جس کے واحد کی بناء متغیر / تبدیل ہو جائے

مثلاً رجل سے رجال فرس سے افراس

جمع قلت کے اوزان:-

(1) أَفْعُلٌ أَرْجُلٌ رِجل کی جمع

(2) أَفْعَالٌ أَقْلَامٌ قلم کی جمع

(3) أَفْعِلَةٌ أَرْغِفَةٌ رَغِيْفٌ کی جمع

(4) فِعْلَةٌ غلام کی جمع غِلْمَةٌ

(5) ومادہ فراء کے نزدیک فَعَلَةٌ أَكَلَةٌ آکل کی جمع

(6) بعض کے نزدیک أَفْعِلَاءُ أَصْدِقَاءُ صدیق کی جمع

جمع کثرت کے اوزان:-

(1) فُعُوْلٌ (قُرُوْءٌ)

(2) فُعَّالٌ (خُدَّامٌ) (3) فَعَايِلُ (مَسَاجِدُ)

(4) فَعَالِيْلُ (جَرَابِيْمُ) (5) أَفَاعِيْلُ (أَنَاعِيْمُ) وغیرہ

جمع کثرت:-

جو دس سے آخر تک دلالت کرے

س: مصدر کی تعریف بیان کریں نیز اس کا عمل بیان کریں؟

ج: مصدر ایسا اسم ہے جو حدث کیلئے آتا ہے اور جاری ہوتا ہے فعل پر مثلاً ضرب، سمع، نصر وغیرہ

یہ ثلاثی مجرد سے سماعی طور پر آتا ہے مثلاً ضرب، فتح، وغیرہ

غیر ثلاثی مجرد سے قیاسی طور پر آتا ہے مثلاً افعال، افتعال وغیرہ۔

مصدر کا عمل:

مصدر اپنے فعل کا عمل کرتا ہے جبکہ مفعول مطلق نہ ہو اور اسکا معمول اس پر مقدم نہ ہو اور اس میں ضمیر نہ ہو اور فاعل کو ذکر کرنا لازم نہ آئے مثلاً

اعجبنی زیدٌ ضربُ بکرٍ یہ درست نہیں کہ معمول (فاعل) مقدم ہے

ضربی زیداً لیس بحسن جائز ہے اور کیونکہ اس میں ضمیر بارز ہے

عجبت من ضرب زیداً

مصدر مفعول مطلق نہ ہو مثلاً اکرمت اکراماً زیداً

مصدر کا بیان

س: کیا مصدر کی اضافت کرنا جائز ہے نیز اگر مصدر مفعول مطلق یا بدل ہو تو کیا حکم ہے؟

ج: مصدر کی اضافت فاعل کی طرف کرنا جائز ہے مثلاً اعجبنی شرب بکر ماءً
کبھی کبھی مفعول کی طرف بھی اضافت کر دی جاتی ہے مثلاً
ضرب اللص الجلادُ، ضربُ یوم السبت
مصدر کا الف لام کے ساتھ عمل کرنا قلیل ہے
مثلاً لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم

مصدر اگر مفعول مطلق ہو تو عمل فعل کیلئے ہوگی
مثلاً اکرمت اکراماً زیداً
مصدر اگر بدل ہو تو دو صورتیں جائز ہے
(1) عمل فعل محذوف کیلئے ہو مثلاً سقیاً لہ
(2) عمل مصدر کیلئے ہو، مثلاً حمداً لہ

اسم فاعل کا بیان

س: اسم فاعل کی تعریف بیان کریں نیز اسم فاعل کے بنانے کا طریقہ مع عمل کی شرائط کے بیان کریں؟

ج: **اسم فاعل کی تعریف:**

مَا اشْتُقَّ مِنْ فِعْلٍ لِمَنْ قَامَ بِهِ بِمَعْنَى الْحُدُوْثِ

جو فعل سے مشتق ہو اس کیلئے جس کے ساتھ فعل قائم ہو معنی حدوثی کیساتھ

مصنف نے فعل ذکر کر کے بتایا کہ اسم فاعل مصدر سے نہیں بنتا۔ بہ کی قید سے صفت مشبہ کے علاوہ بقیہ سب تعریف سے نکل گئے مثلاً اسم مفعول، تفضیل آلہ وغیرہ

بمعنی الحدوث کی قید سے صفت مشبہ نکل گیا۔

اسم فاعل بنانے کا طریقہ:

اسم فاعل ثلاثی مجرد سے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے مثلاً ضارب فاتح، سامع، ناصر، قاتل وغیرہ

غیر ثلاثی مجرد سے مضارع کے وزن پر آتا ہے مگر علامت مضارع کی جگہ میم اور ماقبل آخر مکسور ہوتا ہے مثلاً مدخل، مستغفر۔

اسم فاعل کا عمل مع شرائط:

اسم فاعل اپنے فعل کا عمل کرتا ہے اس عمل کیلئے شرطیں ہیں۔

(1) اسم فاعل حال یا مستقبل کے معنی میں ہو

(2) اسم فاعل اپنے صاحب یعنی مبتدا، موصول موصوف، ذوالحال پر اعتماد کیے ہوئے ہو

مثلاً زید ذاھب ابوہ، جاء الذاھب ابوہ

جاء رجل ذاھب اخوہ، یذھب راکبًا غلامہ

یا ھمزہ یا ما پر اعتماد کیئے ہوئے ہو مثلاً اضارب زید بکرًا، ما ضارب زید بکرًا

س2: اگر اسم فاعل ماضی کیلئے آئے تو کیا حکم ہے نیز اگر اس کا دوسرا معمول آجائے تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر اسم فاعل ماضی کیلئے آئے تو عمل اس کی اضافت واجب ہے برخلاف امام کسائی کے تو زید ضارب بکرٍ امس نہیں کہا جائے گا★

اگر اسم فاعل کیلئے دوسرا معمول آجائے تو عمل اس کے فعل کیلئے ہوگا جو کہ محذوف ہوگا جیسے زید معطی عمرو درھمًا امس

درھمًا فعل محذوف اعطی کی وجہ سے منصوب ہے

س3: اگر اسم فاعل پر الف لام آجائے تو کیا حکم ہے نیز مبالغہ کے اوزان تحریر کریں

ج: اگر اسم فاعل پر الف لام آجائے تو وہ تمام زمانوں میں برابر ہے مثلاً مررت بالضارب ابوہ زیدًا امس

اسم مبالغہ کے اوزان

فراب، فروب، مفراب

علیم، حذر یہ اسم فاعل کی مثل نہیں ہے

اور اسم فاعل و مبالغہ کی تثنیہ و جمع اسم فاعل کے مفرد کی طرح ہیں

س: کیا اسم فاعل و مبالغہ کے تثنیہ و جمع کے نون کو حذف کرنا جائز ہے

ج: جی ہاں یہ جائز ہے
مثلاً المقیمی الصلوۃ
مگر اس کی دو شرطیں ہیں (1) اسم فاعل و مبالغہ کا تثنیہ و جمع مفعول میں عمل کر رہیں ہو (2) وہ ~~مفعول~~ معرف بلام ہو

اسم مفعول کا بیان

س: اسم مفعول کی تعریف بیان کریں نیز اس کا صیغہ مع شرائط کے تحریر کریں؟

ج: اسم مفعول وہ:
جسے فعل سے مشتق کیا گیا ہو اس کیلئے
جس پر فعل واقع ہو مثلاً مضروب
اس کا صیغہ ثلاثی مجرد سے مفعول کے وزن پر آتا ہے
غیر ثلاثی سے فاعل کے وزن پر آتا ہے مگر ماقبل آخر
مفتوح ہوتا ہے مثلاً منصور ، مستخرج

اس کے عمل کی وہی شرائط ہیں جو اسم فاعل کی ہیں
مثلاً زید معطی غلامہ درھما

صفت مشبہ کا بیان

صفت مشبہ کے مسائل کی وجہ حصر

صفت مشبہ کے اٹھارہ مسائل ہیں اس لئے کہ صفت مشبہ یا تو معرف باللام ہوگا مثلاً الحسن، یا الف لام سے خالی ہوگا مثلاً حَسَنٌ، پھر ان میں سے ہر ایک کے معمول کی تین شکلیں ہیں۔

(1) یا تو وہ مضاف ہوگا جیسے الحسن وجھہٖ، حسنٌ وجھہٖ

(2) یا معرف بلام جیسے الحسنُ الوجہ، حسن الوجہ

(3) یا اضافت اور الف لام سے خالی ہوگا جیسے الحسن وجہٌ، حسن وجہٌ

پھر ان میں سے ہر صورت میں معمول کی تین شکلیں ہیں

(1) یا تو وہ مرفوع ہوگا فاعل ہونے کی بناء پر مثلاً الحسن وجھہٗ، حسنٌ وجھہٗ، الحسن الوجہُ، حسن الوجہُ، الحسن وجہٌ، حسن وجہٌ

(2) یا منصوب ہوگا اگر وہ اسم معرفہ ہے تو مشابہ بالمفعول ہونے کی بناء پر ورنہ تمیز کی بناء پر منصوب ہوگا مثلاً الحسن وجھہٗ، حسن وجھہٗ، الحسن الوجہَ، حسن الوجہَ، الحسن وجھاً، حسن وجھاً۔

(3) یا مجرور ہوگا اضافت کی بناء پر مثلاً الحسن الوجہِ، حسن وجہِہٖ، الحسن الوجہِ، حسن الوجہِ، الحسن وجہٍ، حسن وجہٍ

مسائل

یہ کل اٹھارہ شکلیں ہوگئیں جن کی تفصیل یہ ہے

(1) صفت مشبہ غیر معرف بلام ہو اور اسکا معمول مضاف مرفوع ہو مثلاً حَسَنٌ وجھُہٗ (احسن)

(2) صفت مشبہ غیر معرف بلام ہو اور معمول مضاف منصوب ہو، مثلاً حسنٌ وجھَہٗ (حسن)

(3) صفت مشبہ غیر معرف بلام ہو اور اس کا معمول مضاف مجرور ہو، مثلاً حسنُ وجھِہٖ (مختلف فیہ)

(4) صفت مشبہ غیر معرف بلام ہو اور اس کا معمول معرف بلام مرفوع ہو
مثلاً حسن الوجہُ (قبیح)

(5) صفت مشبہ غیر معرف بلام ہو اور اسکا معمول معرف بلام منصوب ہو
مثلاً حسن الوجہَ (احسن)

(6) صفت مشبہ غیر معرف بلام ہو اور اسکا معمول معرف بلام مجرور ہو
مثلاً حسن الوجہِ (احسن)

(7) صفت مشبہ غیر معرف بلام ہو اور اسکا معمول مرفوع اضافت اور الف لام سے خالی ہو مثلاً حسن وجہٌ (قبیح)

(8) صفت مشبہ غیر معرف بلام ہو اور اس کا معمول منصوب اضافت اور الف لام سے خالی ہو مثلاً حسن وجھاً (احسن)

(9) صفت مشبہ غیر معرف بلام ہو اور اسکا معمول مجرور اضافت اور الف لام سے خالی ہو مثلاً حسن وجہٍ (احسن)

یہ نو شکلیں صفت مشبہ غیر معرف بلام کی اسی طرح نو معرف بلام کی بھی ہیں

(10) صفت مشبہ معرف بلام ہو اور اسکا معمول مضاف مرفوع ہو
مثلاً الحسن وجھُہ (احسن)

(11) صفت مشبہ معرف بلام ہو اور اس کا معمول مضاف منصوب ہو
مثلاً الحسن وجھَہ (حسن)

(12) صفت مشبہ معرف بلام ہو اور اسکا معمول مضاف مجرور ہو
مثلاً الحسنُ وجھِہ (ممتنع)

(13) صفت مشبہ معرف بلام ہو اور اسکا معمول معرف بلام مرفوع ہو
مثلاً الحسن الوجہُ (قبیح)

(14) صفت مشبہ معرف بلام ہو اور اسکا معمول معرف بلام منصوب ہو
مثلاً الحسن الوجہَ (احسن)

(15) صفت مشبہ معرف بلام ہو اور اسکا معمول معرف بلام مجرور ہو
مثلاً الحسن الوجہِ (احسن)

(16) صفت مشبہ معرف بلام ہو اور اسکا معمول مرفوع اضافت اور الف لام سے خالی ہو مثلاً الحسن وجہٌ (قبیح)

(17) صفت مشبہ معرف بلام ہو اور اسکا معمول منصوب اضافت اور الف لام سے خالی ہو مثلاً الحسن وجھاً (احسن)

(18) صفت مشبہ معرف بلام ہو اور اسکا معمول مجرور اضافت اور الف لام سے خالی ہو مثلاً الحسن وجہٍ (ممتنع)

ان اٹھارہ شکلوں کی پانچ قسمیں ہیں

(1) ممتنع دو ہیں (12) اور (18)

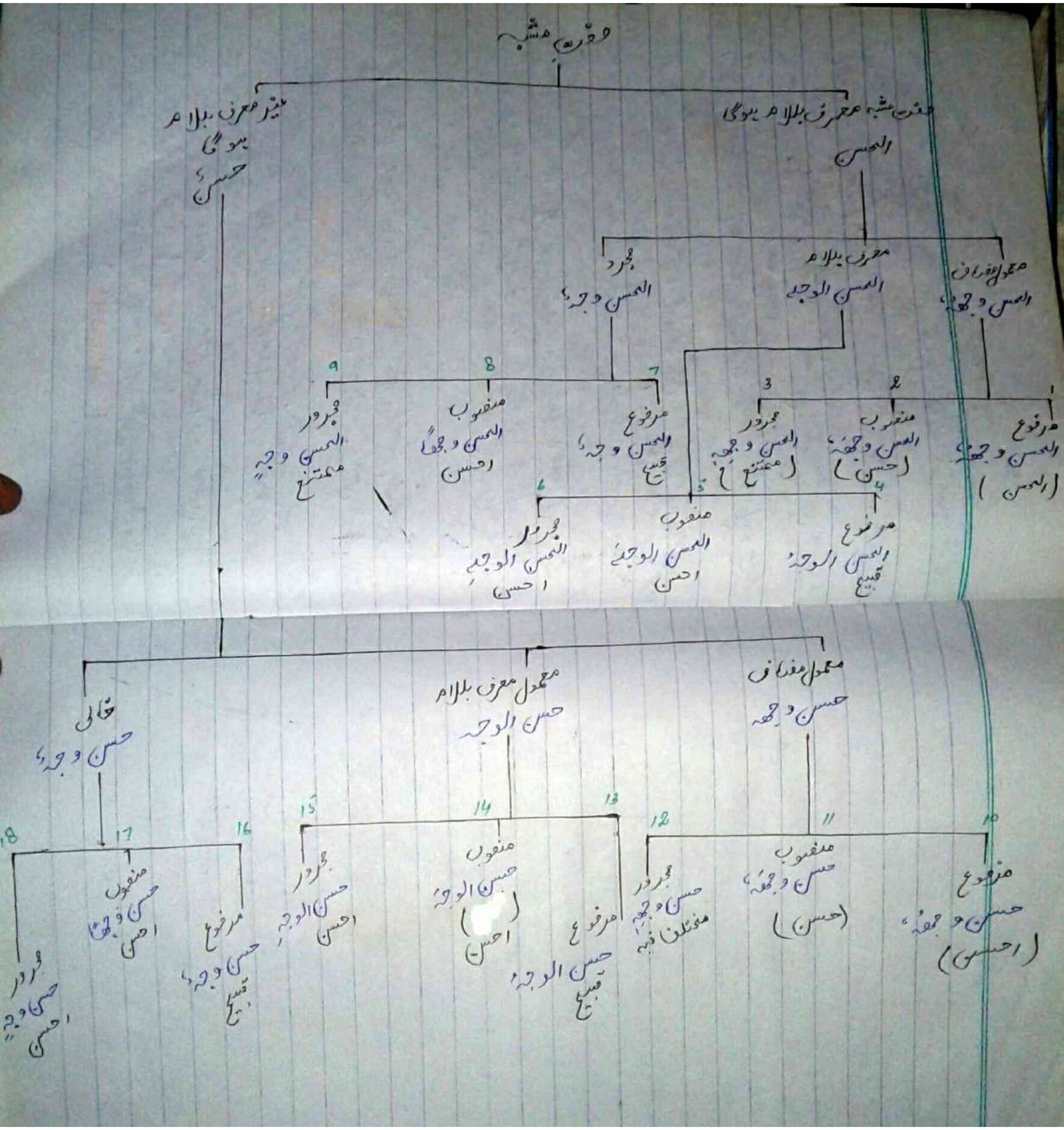
(2) مختلف فیہ ایک ہے (3)

(3) احسن 9 ہیں 1, 5, 6, 8, 9, 10, 12, 14, 15, 17

(4) حسن 2 ہیں نمبر (2) (11)

(5) قبیح 4 ہیں نمبر (4) (7) (13) (16)

ممتنع


صفت مشبہ
صفت مشبہ معرف بلام ہوگا
الحسن
غیر معرف بلام ہوگا
حسن
مجرد
الحسن وجہ
معرف بلام
الحسن الوجہ
معمول مضاف
الحسن وجہہ
1 مرفوع الحسن وجہہ (الحسن)
2 منصوب الحسن وجہہ (حسن)
3 مجرور الحسن وجہہ (ممتنع)
4 مرفوع الحسن الوجہ قبیح
5 منصوب الحسن الوجہ احسن
6 مجرور الحسن الوجہ احسن
7 مرفوع الحسن وجہ قبیح
8 منصوب الحسن وجہا احسن
9 مجرور الحسن وجہ ممتنع
معمول مضاف
حسن وجہہ
معمول معرف بلام
حسن الوجہ
خالی
حسن وجہ
10 مرفوع حسن وجہہ (احسن)
11 منصوب حسن وجہہ (حسن)
12 مجرور حسن وجہہ مختلف فیہ
13 مرفوع حسن الوجہ قبیح
14 منصوب حسن الوجہ (احسن)
15 مجرور حسن الوجہ احسن
16 مرفوع حسن وجہ قبیح
17 منصوب حسن وجہا احسن
18 مجرور حسن وجہ احسن

اسم تفضیل کا بیان

س: اسم تفضیل کی تعریف بیان کریں؟

ج: مَا اشْتُقَّ مِنْ فِعْلٍ لِمَوْصُوْفٍ بِزِيَادَةٍ عَلٰى غَيْرِهٖ
جو فعل سے بنایا گیا ہو موصوف کیلئے غیر پر زیادتی کیلئے

* اسم تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے

س: اسم تفضیل کی شرائط مع ثلاثی و غیر ثلاثی سے بنانے کے طریقے بیان کریں نیز اسم تفضیل میں قیاس کیا ہے *

ج: اسم تفضیل کے ~~ثلاثی مجرد سے~~ اَفْعَلُ کے وزن پر بنانے کیلئے شرط ہے کہ اسے ثلاثی مجرد سے بنایا جائے
دوسری شرط کہ اس میں عیب و رنگ کا معنی نہ ہو کیونکہ ان میں اَفْعَلُ کا وزن اسم تفضیل کے علاوہ کے ساتھ خاص ہے

مثلاً زَیْدٌ اَفْضَلُ النَّاسِ

اگر اسم تفضیل غیر ثلاثی و رنگ و عیب سے بنایا جائے تو اس سے پہلے اَشَدُّ لگاتے ہیں پھر اس کے مصدر کو منصوب ذکر کرتے ہیں

مثلاً ھُوَ اَشَدُّ مِنْہُ اِسْتِخْرَاجًا، بَیَاضًا، عَمًی

قیاس:

اسم تفضیل میں قیاس یہ ہے کہ اسے فاعل کیلئے بنایا جائے مگر کبھی کبھی وہ مفعول کیلئے بھی آتا ہے مثلاً اَعْذَرُ ا مَعْذُوْرٌ)

اَلْوَمُ (کثیر ملامت کیا ہوا) اَشْغَلُ (زیادہ مشغول)
اَشْهَرُ (زیادہ مشہور)

س⁸ اسم تفضیل کے استعمال کے طریقے بیان کریں؟

ج اسم تفضیل کے استعمال کے تین طریقے ہیں اور وہ ان میں سے کسی ایک سے استعمال ہوتا ہے
(1) اسم تفضیل مضاف ہو مثلاً زَیْدٌ اَفْضَلُ الْقَوْمِ
(2) اسم تفضیل مِنْ کے ساتھ آئے مثلاً زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ بَکْرٍ
(3) اسم تفضیل معرف باللام ہو مثلاً جَاءَنِیْ زَیْدٌ الْاَفْضَلُ

زَیْدٌ الْاَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو اور زید افضل دونوں صورتیں نا جائز ہیں کہ پہلے میں مِنْ اور الف دونوں ہیں جو کہ جائز نہیں
جبکہ دوسرے میں مفضل علیہ مذکور نہیں ہے
دوسری صورت جب جائز ہے جب مفضل علیہ معلوم ہو مثلاً اللّٰہُ اَکْبَرُ (مِنْ کُلِّ شَیْءٍ)

س⁹ جب اسم تفضیل کو مضاف کر دیا جائے تو اس کی کتنی صورتیں / معانی ہیں بیان کریں؟

ج جب اسم تفضیل مضاف ہو تو اس کے دو معنی ہیں
(1) کہ تو اسم تفضیل سے زیادتی کا قصد کرے جس کی طرف اس کی اضافت کی گئی ہے اس پر مثلاً اکرم القوم
تو اس صورت میں شرط ہے کہ اسم تفضیل ان میں سے ہو مثلاً زید اَفْضَلُ النَّاسِ (یہ کثیر الاستعمال ہے)

تو یہ مثال یُوسُفُ أَحسن إِخوتہ جائز نہیں
کیونکہ یوسف علیہ السلام اپنے بھائیوں سے خارج
ہیں۔ بھائیوں کی یوسف علیہ السلام کی طرف اضافت کی
وجہ سے ★

(2) کہ تو حرف مطلق زیادتی کا قصد کرے اور مضاف ہوگا
وضاحت کیلئے تو یہ مثال جائز ہے یوسف
احسن اخوتہ

پہلی قسم میں اسم تفضیل کو مفرد اور مطابق لانا
دونوں جائز ہیں مثلاً زید افضل القوم الزیدان
افضل القوم، الزید، الزیدان، الزیدون، فضل
القوم ★

دوسری قسم اور معرف بلام میں مطابقت ضروری
ہے مثلاً جاء زید الافضل الزیدان الافضلان
والزیدون الافضلون ،

نمبر ۶۱ [illegible] چشتیہ [illegible]

الفعل کا بیان

س: فعل کی تعریف مع خواص بیان کریں؟

ج: **تعریف:-** مَا دَلَّ عَلٰی مَعْنًی فِیْ نَفْسِہٖ مُقْتَرِنٍ بِاَحَدِ الْاَزْمِنَۃِ الثَّلَاثَۃِ ٭

جو بذات خود اپنے معنی پر دلالت کرے اور تین زمانوں میں سے کسی ایک سے ملا ہوا ہو ٭

خواص:-

(1) قد (2) سین (3) سَوف

(4) جو وجزم (5) تاء تانیث کا داخل ہونا

مثلاً (1) قد جاء (2) سیعلمون (3) سوف یعلمون

(4) لم یضرب (5) ضربَتْ

ماضی

س: فعلِ ماضی کی تعریف تحریر کریں؟

ج: جو زمانہ حال سے پہلے والے زمانے پر دلالت کرے فعل ماضی مبنی بر فتح ہوگا مثلاً ضَرَبَ جبکہ ضمیر مرفوع متحرک اور واو جمع نہ ہو۔ مثلاً ضَرَبْتَ، ضَرَبُوْا وغیرہ۔

مضارع کا بیان

س: فعل مضارع کی تعریف نیز حروف مضارع کون سے ہیں اور کتنے صیغوں پر آتے ہیں مع حکم تحریر کریں۔

فعل مضارع کی تعریف:-

جو حال یا مستقبل کے زمانے پر دلالت کرے ★

حروف مضارع چار ہیں جن کا مجموعہ اَتَیْنَ / نَاْیتَ / تَاْتِیْ وغیرہ ہے۔

حروف اَتَیْنَ کی تفصیل:-

(1) ہمزہ:- ایک صیغہ واحد متکلم میں آتا ہے ★ اَضْرِبُ

(2) نون:- ایک صیغہ جمع متکلم میں آتا ہے نَضْرِبُ

(۵) تا :
مبنی ملب کے چھ صیغوں اور واحد و تثنیہ مؤنث غائب کے صیغوں کے شروع میں آتی ہے
تضرب، تضربان، تضربون، تضربین،
تضربان، تضربن، تضرب، تضربان،

(۶) یا :
چار صیغوں کے شروع میں آتا ہے تین مذکر غائب ایک جمع مؤنث غائب
یضرب یضربان، یضربون، یضربن

فعلِ مضارع کا حکم :
فعل مضارع کے علاوہ کوئی بھی فعل معرب نہیں ہوتا

س: علامتِ مضارع کا اعراب بیان کریں۔

ج: اگر ماضی میں چار حروف ہونگے تو علامتِ مضارع مضموم ہوگی
مثلاً دحرج سے یُدحرج، قابل سے یُقابل

اگر چار حروف نہ ہو تو علامتِ مضارع مفتوح ہوگی
تقابل سے یتقابل ضرب سے یَضرب

س: فعل مضارع کے اعراب تحریر کریں؟

ج: فعل مضارع کے تین اعراب ہیں رفع، نصب، جزم

فعل مضارع معرب کی چار قسمیں ہیں

(1) صحیح :

جو ضمیر بارز مرفوع تثنیہ جمع و مخاطب اور نون اعرابی سے خالی ہو۔

اس کی حالتِ رفعی ضمہ سے نصبی فتحہ سے اور جزمی حالت سکون سے آتی ہے ★

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جزمی
یَنصُرُ	لن یَنصُرَ	لم یَنصُرْ

(2) مضارع نونِ اعرابی :

حالتِ رفعی ثبوتِ نون اور حالتِ نصبی و جزمی حذفِ نون کے ذریعہ آتی ہے ★

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جزمی
یَنصُرُونَ	لن یَنصُرُوا	لم یَنصُرُوا

(3) ناقص واوی یا یائی :

حالتِ رفعی ضمہ تقدیری، حالتِ نصبی فتحہ لفظی اور حالتِ جزمی حذفِ آخر سے آتی ہے ★

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جزمی
یدعُوْ ، یرمِی	لن یدعُوَ لن یرمِیَ	لم یدعُ لم یرمِ

(4) ناقص الف :

حالتِ رفعی ضمہ تقدیری سے حالتِ نصبی فتحہ تقدیری اور حالتِ جزمی حذفِ آخر سے آتی ہے

حالتِ رفعی	حالتِ نصبی	حالتِ جزمی
یرضٰی	لن یرضٰی	لم یرضَ

نوٹ :- جب فعل مضارع عامل منصوب اور مجزوم سے خالی ہو تو مرفوع ہو گا۔

س: فعل مضارع کب منصوب اور کب مجزوم ہو گا؟

ج: جب عامل نصب فعل مضارع سے پہلے ہو تو فعل مضارع منصوب ہو گا اور جب عامل جزم ہو تو فعل مضارع مجزوم ہو گا۔

عامل منصوب :- اَنْ ، لَنْ ، کَیْ ، اِذَنْ اور اَنْ مقدر ہوتا حتی ، لام کی ، لام جحود ، فاء ، واؤ اور او کے بعد۔

عامل مجزوم :- لَمْ ، لَمَّا ، لام امر ، لا نہی ، اور کلم مجازاۃ ۔

س: عامل منصوب کو تفسیر سے تحریر کریں؟

① اَنْ :- وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ

⇐ وہ اَنْ جو علم ، رویۃ اور یقین کے معنی کے بعد واقع ہو تو وہ اَنْ مثقلہ سے مخففہ ہوتا ہے۔ جیسے عَلِمْتُ اَنْ سَیَقُوْمُ

⇐ جب اَنْ ظن کے بعد آئے تو اس اَنْ کو مخففہ اور مثقلہ دونوں پڑھنا جائز ہے۔

② لَنْ :- مستقبل کی نفی کیلئے آتا ہے ، جیسے لَنْ اَبْرَحَ

③ اِذَنْ :- اس کے لئے دو شرطیں ہیں ۔ ① ما بعد اِذَنْ ماقبل اِذَنْ کا اعتماد نہ کرے ② اِذَنْ فعل مضارع پر داخل ہو۔

اِذَن تَدْخُلَ الجَنَّۃَ

-> اگر اِذن جب واؤ اور فاء کے ساتھ آئے تو جیسے یہاں نصب و رفع جائز ہے۔ وَاِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَکَ اِلَّا قَلِیلًا۔

(4) کَیْ :- اس کا ماقبل مابعد کا سبب ہوتا ہے۔ اَسْلَمْتُ کَیْ اَدْخُلَ الجَنَّۃَ

(5) اَنْ مقدرہ :- (1) حتّٰی (2) لام کَیْ (3) لام جحود (4) فاء (5) واؤ (6) اَوْ

(1) حتّٰی :- اس کا مابعد ماقبل کے اعتبار سے مستقبل ہو، کَیْ بمعنی یا اِلٰی کے معنی میں ہو۔ اَسْلَمْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ الجَنَّۃَ یہاں حتّٰی کَیْ کے معنی میں ہے اور اس کا مابعد ماقبل کے اعتبار سے مستقبل ہے۔

كُنْتُ سِرْتُ حَتّٰی اَدْخُلَ البَلَدَ (حتّٰی بمعنی کَیْ اور اِلٰی) اَسِیْرُ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ (حتّٰی بمعنی اِلٰی)

-> اگر حتّٰی کے مابعد فعل سے زمانہ حال حقیقی یا حال حکایتی کا ارادہ کیا جائے تو حتّٰی حرف ابتداء کہلائے گا اور یہ رفع بھی دیتا ہے اس کے لئے ایک شرط ہے وہ یہ ہے کہ حتّٰی کا ماقبل مابعد کا سبب ہو۔ مَرِضَ حَتّٰی لَا یَرْجُوْنَہٗ

س: حتّٰی حرف ابتداء کب بنے گا؟

(1) حتّٰی حرف ابتداء کیلئے ضروری ہے کہ حتّٰی کا مابعد جملہ مستانفہ ہو جو اس کے ماقبل پر معلق نہ ہو۔ مکان سیری حتّٰی ادخلھا،

کان ناقصہ اپنی خبر کے بغیر نہیں آتا اسی وجہ سے حتی مستانفہ نہیں لیا جائے گا۔

(2) ماقبل مابعد کا سبب ہو۔ اسرت حتی تدخلہا لترکیب لتو درست ہے مگر تدخل کو اگر رفع دیں تو ماقبل مابعد کا سبب بن گا جو کہ درست نہیں کیونکہ سبب مشکوک عنہ ہے اور مسبب امر معلوم ہے یعنی سببیت درست نہیں

کان تامہ ثبت کے معنی میں ہوتا ہے

(2) لام کی: (ماقبل مابعد کا سبب ہو) اسلمت لأدخل الجنۃ

(3) لام جحود (لام تاکید): جو کان منفی کے بعد آئے
ما کان اللہ لیعذبہم

(4) فاء: اس کی بھی دو شرطیں ہیں (1) ماقبل مابعد کا سبب ہو
(2) فاء سے پہلے امر، نہی، استفہام، تمنی، نفی، عرض ہو

امر: زرنی فاکرمک — تمنی: لیت لی مالا فانفقہ
نہی: لا تشتمنی فاضربک — نفی: ما تاتینا فاکرمک
استفہام: هل عندک ماء فاشربہ — عرض: الا تنزل بنا فتصیب خیرا

(5) الواو: اس کے لیے بھی دو شرطیں ہیں (1) جمعیت (2) واو سے پہلے امر، نہی، استفہام، تمنی، نفی، عرض ہو

امر: زرنی واکرمک — تمنی: لیت لی علما وانفقہ
نہی: لا تاکل وتشرب اللبن — نفی: ما تاتینا وتکرمک
استفہام: هل عندک ماء واکل طعاما — عرض: الا تنزل بنا وتصیب خیرا

(6) أَوْ: اسکی ایک شرط ہے لا الی اَن یا اِلَّا اَن کے معنی میں ہو جیسے
لَأَلْزِمَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي أي لَأَلْزِمَنَّكَ إِلَى أَن
أَوْ إِلَّا وَقْتَ أَن تُعْطِيَنِي حَقِّي۔

(7) حروف عاطفہ: حروف عاطفہ کے بعد ان تب مقدر ہوتا
ہے جب معطوف علیہ اسم ہو چاہے صریح ہو جاءَ زیدٌ ویضربَ
یا غیر صریح ہو اَعْجَبَنِي أَنْ يَضْرِبَ زيدٌ فَيَشْتُمَ عَمْرًا

س7: اَن کو مقدر کرنا کب جائز ہے اور کب واجب ہے؟

ج: لام کی (اسلمت لا دخل الجنة / لأن أدخل الجنة) اور حروف
عاطفہ (أعجبني قيامك وأن تذهب / تذهب) ان
دونوں کے بعد اَن کو ظاہر کرنا اور نہ کرنا دونوں
جائز ہے
جب لا حرف نفی ہو لام کی آجائے تو اَن کو ظاہر کرنا واجب
ہے جیسے لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ ★

س8: جوازم مضارع تحریر کریں؟

ج: لَمْ، لَمَّا، لام امر، لا نہی، کلمہ مجازات (ان، مہما
اذما، اذا ما، حیثما، این، متی، ما، من، ای، انی۔

نوٹ: مضارع کو کیفما اور اذا کیساتھ جزم دیتا شاذ

(1) لَمْ: مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے لم یضرب
زیدٌ ای ما ضرب

(2) لَمّا: یہ بھی مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے لیکن یہ استغراق کے ساتھ خاص ہوتا ہے یہ متکلم کے زمانہ تکلم تک کی نفی کرتا ہے۔
جیسے لَمَّا یَضْرِبْ اس نے ابھی تک نہیں مارا

(3) لامِ امر: جس کے ذریعے فعل کو طلب کیا جائے لِیَضْرِبْ

(4) لائے نفی: جس کے ذریعے فعل کے طلب کو ترک کر دیا جائے لَا تَضْرِبْ

(د) کلمہ مجازاۃ: یہ دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں پہلے کو سبب دوسرے کو مسبب کہتے ہیں ان دونوں کو شرط و جزا بھی کہتے ہیں اِنْ تَضْرِبْ اَضْرِبْ

س: کیا لَمَّا کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے

ج: جی ہاں لَمَّا کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے جیسے قاربت المدینۃ ولَمَّا ای ولَمَّا ادخلہا جبکہ لَمْ میں ایسا نہیں

طالبِ دعا؛

محمّد (عرف) شہزاد
رضا عطاری قادری
حنفی

Saturday, 13 July 2019